

و حسنایک و منکا فضل خلد و زمان
عزل و منکا و منکا و منکا

القصای

کتابت فی سنه ۱۰۰۰ کاتبه امیر
کتابت فی سنه ۱۰۰۰ کاتبه امیر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اَحْمَدُ لِلّٰهِ تَرْتِيبُ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى جَسَدِهِ
 سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَ عَلٰى اٰلِهِ وَ اَخْلَافِهِ اَجْمَعِيْنَ ۝ فرمایا جناب رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بخیر کو من تعلو القرآن وعلیہ بہترین
 وہ شخص جو پڑھے قرآن اور پڑھا ویا اور بھی حدیث میں آیا ہے افضل
 العبادۃ قراءۃ القرآن افضل سب عبادتوں میں تلاوت قرآن ہے لیکن قرآن
 زبان عربی میں ہے صحیح پڑھنا اسکا ممکن نہیں جب تک پڑھنے والا قواعد قرأت
 سے واقف نہ ہو لہذا فقہاء اور قرائے قرأت سیکھنے کی بہت تاکید کی ہو اور لکھا
 کہ قرآن مجید کی تلاوت کا ثواب بھی ہوتا ہے جب صحیح موافق قواعد قرأت کو پڑھے
 خدا تعالیٰ فرماتا ہے و تَرْتِيبُ الْقُرْآنِ تَرْتِيبًا لَّاهِ سُبْحَانَ سُبْحَانَ
 اس آیت کی تفسیر میں ترتیل کو تجوید کہ بھی تفسیر کیا ہے تجوید کہی نہیں احاطہ قرأت بلکہ

بندہ نیازمند بارگاہ رب محمد المعظم بذیل سید الانبیاء محمد مصطفیٰ است احمد غفرلہ
 اللہ الا حد کا ارادہ ایک مدت ہو اسٹے لکھنے ایک سالہ غمخوار کی فن قرات میں زبان
 زد و ستھا ان دنوں میں کہ بہ نیرنگ تقدیر و ارادہ خبریہ اند میں شوق حکیم صاحب
 باخلاقی حمیدہ متخلق بملکات پسندیدہ ذوالشرف العلوی والحمد للہ علی کلکیم کریم
 صاحب سلمہ الرب الوہاب ذاکثر خبریہ مذکورہ کا واسطے تعلیم قرآن مجید
 باعث تہویر ارادہ قدیمیہ ہوا لہذا میرے رسالہ لکھتا ہر شمل چار باب اور خاتمہ ہر
 باب اول میں فرق حروف شتبیہ الصوت اور تنخیم اور ترفیق کا بیان آباب دوم
 میں احوال نون ساکن کا بیان آباب سوم میں مد کا بیان ہے باب چہارم
 میں وقف و وصل کا بیان ہر خاتمہ میں چند فوائد مذکور ہیں اور نام تاریخی اس
 رسالہ کا الہیان البحریل للترتیل ہے باب اول حروف شتبیہ الصوت
 اور تنخیم اور ترفیق کے بیان میں حروف شتبیہ الصوت وہ حروف ہیں جنکی آواز
 ایک ہی ہے غوام اُنکو اس طرح پڑھتے ہیں کہ فرق نہیں معلوم ہوتا ہر اور وہ ہیں
 اع طث س ص ح ہ ذ ض ط ظ ع یں یہ ہے کہ ا حلق میں تے
 سے نکلتا ہے اور ع حلق کے بیچ سے نکلتا ہے اور ط میں یہ ہے
 کہ ط پر ہر اور ت پر نہیں اور ث س ص میں یہ فرق ہے کہ ت آہستہ سے
 نکلتی ہے نوک زبان اوپر کے سامنے والے دانتوں میں لگانے سے اور
 ص کے لفظ میں کنارہ زبان نیچے کے اگلے دانتوں میں لگتا ہے اور سی کی
 آواز نکلتی ہے ت میں نہیں نکلتی اور ص میں بھی منسرق ہے
 کہ ص پر ہے اور س پر نہیں اور فرق ح کا میں مشمل ع اکو ہی نہیں

ہو جاتے ہیں اور فرق سیکھ لینا بہت مشکل نہیں مگر لوگ مین کر کاموں میں غور و
 محنت نہیں کرتے اور مشکل اور محال سمجھ لیتے ہیں بخلاف دنیا کے کاموں کے
 محنتیں اوستھاتے ہیں اور کیسے کیسے مشکل کام انجام دیتے ہیں اور
 کتب مقبرہ فقہ میں لکھا ہے کہ جو اس تفرقہ پر قادر نہ ہو اور سیکھتا اور دشوار
 ہو ساری عمر سیکھتے ہیں کیونکہ شش کرے کہیں اس کام سے معاف نہیں
 بیان تفخیم اور توفیق کا تعلیم کہتے ہیں پُر پُر سے کہ اور ترقی کہتے ہیں
 باریک پُر سے کہ سو بعض حروف ہمیشہ پُر سے جاتے ہیں وہ یہ ہیں ح
 ص ض ط ظ ع ق یہ حروف ساکن ہوں یا شکر کسی حرکت کو ہمیشہ پُر سے
 جاتے ہیں اور بعض حروف کبھی پُر سے جاتے ہیں اور کبھی باریک ہر حال ہر دور
 جب مفتوح یا مضموم ہو پُر سے جاتی ہیں جیسے رینا کوثر شہد میں اور جب کسور
 ہو پُر نہیں پُر سے جاتی جیسے رجاں اور جب ساکن ہو بغیر وقف کا اور ماقبل
 اسکے ضم یا فتح ہو پُر سے جاتی ہیں جیسے رجاں اور اذ کو میں اور جو ماقبل اسکے کسور
 ہو پُر نہیں ہوتی جیسے کفر میں لیکن اگر کسور ماقبل کا عارضی ہو جیسے انجی
 میں یا دوسرے کلمہ میں ہو جیسے رت اس جٹوں میں اور بعد اس کے حرف پُر سے جاتی
 ہیں صاد میں کہ بعد اس ساکن ماقبل کسور کے ص حرف پُر سے ہوتا ایسی ہر ساکن
 بھی پُر سے جاتی ہیں اور اگر ساکن نہایت وقف کے ہو پس اگر وہ ساکن ہی ہو جو
 خیر یا جیو سا باریک پُر سے جاتی ہیں اور اگر کوئی اور حروف ہو تو ماقبل کے
 ماقبل کو دیکھیں اگر مفتوح یا مضموم ہو جیسے قد کفر تو پُر سے جاتی ہوں اور لفظ
 لیسر کو والفتح میں کہ ان میں باریک پُر سے جاتی ہیں اور لکھا ہے کہ ان میں باریک پُر سے جاتی ہیں

سوا القطم مصر کے ل کا یہ حال ہو کہ لام لفظ اللہ کا جب ما قبل اس کا مخرج
جیسے اللہ نور السموات والارض یا انعموم یفعل اللہ ما یشاء
پر پڑھا جاتا ہے اور جو ما قبل اس کا مکسور ہو تو ہا ایک پر پڑھا جاتا ہے جیسے اللہ
ما فی السموات وما فی الارض فائدہ حقیقت پر پڑھنے کی یہ سب
کہ حرف کو اس کے مخرج میں بڑا اور بجاری پڑھے گو کہ جو حقیقت پر پڑھنے کی
یہ سمجھتے ہیں کہ قریب مضموم پڑھے بلکہ بعضے حرف پر کو اس طرح ادا کرتے ہیں کہ اس کے
بعد واو معلوم ہوتا ہے مثلاً طالب کو بطور ملوالب کے پڑھتے ہیں سو یہ غلطی
پر پڑھنے کو عربی میں تخیل کہتے ہیں اس کے معنی میں تخیم کرنا یعنی بڑا کرنا اور پڑ کے
معنی میں زیادہ کے اور جہرے ہوئے کے اور موسیٰ کے جیسے پر قلم ہو لکے ہیں
یہ الفاظ بڑا کر کے ہر دال میں نہ قریب بضم کرنے پر و ان التخیل بوقت مضموم
ہونے حرف کے ہی ہوتی ہے حالانکہ اس وقت میں مائل بضم ہو کر کی کوئی صورت
ہیں باب دوم نون ساکن کے حال میں بڑا یہی ہی تنوین کے نصیوت
دو زیر یا دو پیش کے لکھی جاتی ہے اور حقیقت میں وہ بھی نون ساکن ہے چار حال
ادغام - اخفاء - اظہار - ابدال ادغام کہتے ہیں ایک حرف کو دوسرے حرف سے
ملا دیں کو اور شد و کرنے کو جب نون ساکن یا تنوین کی مملوون کے حرف میں ہے
کسی حرف سے پہلے پڑے اس کو اس حرف میں ادغام کرتے ہیں لیکن ال اور
س میں نے غنہ جیسے لو لیکن کہ من کذا من کم کجکم مبلت لیغفر
میں سرائیک سرؤف رحیم اوری وم میں جس کا مجموعہ یومن ہے یا غنہ
جیسے من یزغب من و سرائیم بشیر و نذیر و سرائیم یسئلوا

بِمَا خَطِيسًا تَهْتَمُ بِذَلِكَ يُرْمِيَانِ مَنْ تَكَلَّمَ فَكُنْدَهُ قَاعِدَهُ يَرْمُونُ أُنْصَى
 نون کے لیے پڑ جو آخر میں ہو اور جو بیچ میں ہو جیسے دُنْیَا اور صُنْوَانُ اُسکے
 لیے یہ قاعدہ نہیں ہو اُسکا ادغام نہ ہو گا بلکہ اظہار ہو گا اخفَا اُسے کہتے ہیں
 کہ نون کو مابعد کے سب سے اسطرح ملا کے پڑھیں کہ ادغام تو نہ ہو مگر
 قریب بادغام ہو جاوے اور علیحدہ کی اُسکے سکون کی ظاہر ہو اور
 ساتھ غنہ کے ادا کیا جاوے اور اظہار اُسے کہتے ہیں کہ مابعد کے
 حرف سے نون ساکن کو اسطرح پڑھیں کہ علیحدہ کی اُسکے سکون کی ظاہر ہو
 سو نون ساکن یا تنوین جب ماقبل حرف حلق کے ہو اُسکا اظہار چاہیے
 حرف حلق چھ میں اصح خ ع غ فارسی کا شعر حرف حلق میں شہور ہے
 سہ حرف حلق شش بودای نور عین ہمزہ ہا و حا و خا و عین غین
 مثال من عین دناہ مَنْ هُوَ عَلَيْهِ حَكِيمٌ اور سوائے حرف حلق کے
 سب حرفوں کے ماقبل نون ساکن اور تنون کا اخفَا چاہیے جیسے مَنْ فَعَلَ
 مَنْ كَفَرَ مَنْ شَكِرَ مَنْ دَعَا أَنْفُسَكُمْ اِنْهَامَا سَوَا فَفَعَلَ بِمَا
 تَنْجِيَكُمْ فَكُنْدَهُ قَاعِدَهُ اخفَا اور اظہار نون کا اس نون کے لیے
 بھی ہے جو کلمہ کے بیچ میں ہو جیسے أَنْفُ أَنْفُسٍ مین صانع مین
 بخلاف قاعدہ یرملون کے کہ وہ آخر کے ہی نون کا ہی جیسا کہ ذکر کر دیا ہے
 فَاكُنْدَهُ اکثر مضارع مین علامت اظہار نون کے م نقطے چھوٹے چھوٹے
 سرخی سے درمیان نون یا تنوین اور حرف حلق کے کھد تے ہیں ابدال
 کہتے ہیں بدل ڈالنے کو سو نون ساکن یا تنوین تو جو ب سے ہو م

سے بدل دیتے ہیں جیسے مَن بَعْدَ مَن بَعَثْنَا بَصِيرًا بِالْأَنْبِيَاءِ
بَصِيرًا بَصِيرًا فائدہ اکثر مصاحف میں علامت ابدال کی چھوٹی
سامیم باریک سرخی سے بعد نون یا ثنویں کے لکھ دیتے ہیں۔
باب سوم مد کے بیان میں وای کہ انکو حرف علت کتے ہیں بھرن
میں نہ ہوتا ہے جبکہ ساکن اور حرکت ماقبل کے موافق ہو بیٹے و کے ماقبل
ضمہ ہو اور نی کے ماقبل کسرہ ہو اور الف کے ماقبل تو ہمیشہ فتح ہوتا ہے
سوائے حروف علت کو مدہ کتے ہیں سو مدہ کے چار نسخ ہیں ایک یہ کہ مد
بعد ہزہ ہو ایک ہی کلمہ میں جیسے بَجَاءَ جَعِيَ سَوَّعَ اور اسی متصل کتے ہیں اور
سیاہی سے لکھتے ہیں یا دو کلمہ میں جیسے وَمَا أَرْفَاكَ الْبَيْتُ وَاللَّهُ فِيهِ إِدْرَا
اور اسے منفصل کتے ہیں اور سرخی سے لکھتے ہیں ان دونوں قسموں کی میں
ہم الف کے برابر بڑھاوے اور متصل اور منفصل میں جو فرق مشہور ہے کہ متصل
کو زیادہ اور منفصل کو کم بڑھاوے کتب معتبرہ قرات میں یہ بات دیکھی نہیں
گئی بلکہ دونوں کا حکم ایک ہی لکھا ہے دوسرا موقع مد کا یہ ہے کہ بعد مد کے حرف
مشدود واقع ہو جیسے وَلَا الضَّالِّينَ اُنْحَا جَوْنِي میں یا ساکن حروف
مقطعات میں جیسے اَلْفُ حُكْمٌ اِیسی جگہ بقدر الف کی مد کرنا چاہیے اور جو
مقطعات میں لفظ عین جو کھٹکھٹے اور حَمْدٌ عَشَقٌ میں ہر بھی مد کیا ہے
بقدر تین الف کے اگر چہ عین کی مد نہیں ہے تیسرا موقع مد کا یہ ہے کہ
بعد مد کے جو حرف ہو اُس پر وقف واقع ہو جیسے عَالَمِیْنَ سَخِیمَ عِبَادَ
جَنَّاتٍ یَعْمَلُونَ هُوَذَا اِیسی جگہ بقدر تین الف یا دو الف کی مد چاہیے

اور اگر بقدر ایک الف کے پڑھے یعنی مد نہ کرے تو بھی جائز ہے فائدہ مد کا
 بہت لحاظ رکھے اس باب میں تساہل نہ کرے اتفاق میں امام جلال الدین
 سیوطی نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے اُنکے
 سامنے پڑھا اِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ مد کے حضرت ابن مسعود نے
 کہا میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو اس طرح نہیں پڑھایا
 اُسے کہا کہ کیسے پڑھایا حضرت ابن مسعود نے پڑھا اِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ
 فقرا پر مد کر کے اور کہا کہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس طرح
 پڑھا یا ہے انتہی اس سے معلوم ہوا کہ مد پڑھنا علی اختلافِ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ
 پر مبنی ہے فائدہ ایک موقع مد کا ہر جہر و ہی لوگ قادر ہیں جو معانی
 سے واقف ہیں وہ یہ کہ موقع عظمت و جلال میں یا اور کسی جگہ جو قابل
 اہتمام مد کرنے مثلاً اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ کے سب الفون پر مد کر کے بہت
 وعظمت پڑھے یا اِنْ اَكْبَرُ اَسْكَنِي تَعَالٰی اَبْرَارَ کے الف اور ف
 کی مد پر مد کرے امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ نے بھی اتفاق میں
 میں یہ موقع مد کا ذکر کیا ہے فائدہ ایک قسم مد کی نقاب ہے کہ قرآن مجید
 میں دو جگہ آیا ہے دو اَلَّذِیْنَ سُوْرَةُ النّٰعَامِ میں وَاَلَا نَسُوْرَةُ یٰوُسَ
 فِیْنِ دو اَللّٰہُ ایک سُوْرہ یٰوُسَ میں ایک سُوْرہ نمل میں ہمزہ استفہام الف
 لازم تعریف پر جو آیا ہمزہ الف لام کا الف سے بدل کیا اس سورہ مداحل

ہوا اس لیے یہ نقاب کہلاتا ہے

باب چہارم وقف و وصل کے بیان میں وقف کتنے ہیں مقرر جانیو

اور وصل ملائے کو کلام اللہ محاورہ عرب کے موافق نازل ہوا ہوا عرب
کا دستور ہر اپنے کلام میں وقت کرنے کا اختتام کلام پر اور عبارت سمیع میں
مواقع سمیع میں لہذا کلام اللہ میں بھی اوقات واقع ہیں جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ اور تابعین کے زمانہ میں اپنے محاورہ اور
سلیقہ کے موافق لوگ وقت کرتے تھے کچھ حاجت انگو نشانیاں مقرر کرنے
کی نہ تھی جیسا کہ قواعد صرف و نحو اور حرکات لگانے کی انہیں حاجت نہ تھی
بعد ازاں بسبب اختلاف عجم کے سب باتوں کی حاجت ہوئی اوقات کے لیے
علامتیں مقرر کیں کتاب سجادہ ندی اس باب میں بہت معتبر ہے علامتیں مشہور
اوقات کی یہ ہیں کا ط م ج نہاں دائرہ اور نقطہ علامت آیت کی
ہے کوئی نرا دائرہ لکھتا ہے کوئی نرا نقطہ کوئی دائرہ کے پیسے میں نقطہ
اور حکم اس کا یہ ہے کہ ساتھ آیت کے اگر کوئی نشانی اور ہو جیسے ط م تو جو اس کا
اقتضا ہو کرنا چاہیے اور اگر کوئی نشانی اور نہ ہو تو ٹھہرنا چاہیے اور اگر آیت
پر لا لکھا ہو جیسے آیت لا کہتے ہیں تو آسمین بڑا اختلاف ہو اکثر محدثین اور قرا
اس بات کی طرف گئے ہیں کہ وہاں ٹھہرے اور اکثر قرا اس بات کی طرف کہ نہ
ٹھہرے اب مشہور قرا یہ ہیں کہ نہ ٹھہرے ط علامت ہی مطلق کی وہاں
اوسے ہر علامت وقت لازم کی ہو وہاں ٹھہرنا لازم ہے اگر نہ ٹھہرے ط کے
پڑھے تو مفسر بگڑ جاتے ہیں بلکہ بعض مواقع پر ایسے مفسر ہو جاتے ہیں کہ کفر ہے
ج علامت ہی جائز کی وہاں ٹھہرنا نہ ٹھہرنا برابر ہے نہ علامت ہی جائز کی وہاں
نہ ٹھہرنا بہتر ہے ص علامت ہی مخصص کی رخصت ہو اس بات کی ٹھہر جاؤ

اپنے چاہیے تو یہی کہ ملا کے پڑھنا چلا جاوے مگر اجازت ہو اس بات کی کہ چاہیے
 تو ٹھہر جاوے **فائدہ** کا اس زمانہ کے حافظوں کی عادت ہو کہ نہ اور میں پر بھی
 خواہی خواہی وقف کرتے ہیں حالانکہ حکم ان دونوں کا یہی ہے کہ وصل چاہیے
 وقف ہو سکتا ہو مگر نہ زمانہ وقف کا بہتر ہو اور میں وصل زیادہ ترجیح رکھتا
 ہے نسبت اس کے فائدہ متاخرین نے بعضے علامتین اور زیادہ کی ہیں
 صلے علامت ہو اور وصل اوٹے کی یہاں وصل اوٹے ہوتا ہے علامت
 ہے مطلق کی یعنی کہا گیا ہے کہ یہاں وقف ہو ان دونوں موقع پر بھی نہ
 ٹھہرنا چاہیے اور وصل اوٹے کے تو یہی معنی ہیں کہ یہاں نہ ٹھہرنا اوٹے
 ہے اور قبیل موافق محاورہ عربی کے علامت پر ضعف کی فصل علامت
 ہو تو یہ وصل کی یہاں وقف اوٹے ہوتا ہے علامت کہ لکب کی اس کے یہ
 معنی کہ یہاں وقف ہو جو اوپر گزرا ہو وقف صیغہ اخری وقف سے یہاں وقف
 اوٹے ہوتا ہے علامت ہو سکتی ہے اور کبھی لفظ سکتہ بھی لکھ دیتے ہیں
 سکتہ اسے کہتے ہیں کہ تھوڑا ٹھہر جاوے سانس نتوڑے **فائدہ** کا
 فقط لا جو کبھی پر لکھتے ہیں وہ علامت ہو اس بات کی کہ یہاں ہرگز نہ ٹھہرنا
 چاہیے وہ مقابل ہے م کے کہ میں وقف لازم ہوتا ہو اور لا میں وصل
 لازم ہے اگر وہاں وقف کرے تو معنی بگڑ جاوے **فائدہ** چند علامتین اور
 لکھ دیتے ہیں ہر عجب عجب تب لب ان علامتوں کو وقف سے کچھ
 علامت نہیں بلکہ علامت ہو پانچ آیتوں کی جو باتفاق کو فیہن اور فیہن
 کے ہوں یا فقط نزدیک کو فیہن کے عر اسی طرح کی دس آیتوں کی علامت

ہی اور بھی اسکی جگہ بھی لکھ دیتے ہیں عرب علامت ہو اس بات کی کہ بیان
 دس آیتیں ہو چکیں موافق شمار بصرین کے چ عشرہ کا ہو اور بصرین
 کی اور خب علامت ہو اس بات کی کہ موافق شمار بصرین کے پانچ آیتیں
 ہو چکیں خ خمسہ کی ہو اور بصرین کی اور تب علامت ہو اس بات
 کی کہ بیان آیت ہر نزدیک بصرین کے ت آیت کی ہو اور بصرین
 کی اور لب طوالت ہو لیس بابۃ عند البصرین یعنی بیان بصرین
 کے نزدیک آیت نہیں لی لیس کا ہو اور بصرین کی خاتمہ چند قواعد
 کے بیان ہیں قائلہ اولی سات قراتیں جو مشہور ہیں نام انکے لکھو
 جسے ان قراتوں کی بند موافق ہے یہ ہیں نافع مدینہ ابن کثیر مدینہ ابن عمر
 شام بن ابوعمر بصری بن عاصم حمزہ کسایی ثوبی غازی باعی بن سہام غازی

رباعی مد مکہ شستان کبیرت امام	نافع ز مدینہ ابن عاصم از شام
در بصر ابو عمرو علی دار دنام	عاصم حمزہ کسایی از شام

ہر امام کے دوراوی ہیں امام عاصم کے ابو بکر اور حفص اور قرات انکی
 براوت حفص ہندوستان میں مروج ہے قائلہ ثانیہ قرآن شریف
 پڑھنے والیکو چاہیے کہ دل لگا کے پڑھے اور ایسا سمجھے کہ گویا خدا تعالیٰ کے
 حضور میں حاضر ہے اور خدا تعالیٰ اس سے کلام فرماتا ہے اور نہ شل الحافی سے
 جہان تک ممکن ہو پڑھے آواز اور لہجہ بنا کے مگر اس بات کا لئی نہ رکھو کہ اگر
 راگنی پانی جاوے اور ایسے وقت میں کہ بھوکا ہو یا جافرور اور پیشاب کی حاجت
 ہو پڑھے اور قرآن مجید کا بڑا ادب کرے چو منا آنکھوں سے لگا کر مصحف پڑھے

کا مستحب اور پڑھتے وقت اکل برکے یا کھینے پر اگر یہ چیزیں نہ ہوں تو جو دوان
کو نہ کر کے اُسکے تلے رکھ لے یا جس فرش پر بیٹھا ہو نہ کھے اور بہتر یہ ہو کہ با وضو
پڑھے اور نئے وضو بھی پڑھنا جائز ہو مگر کلام اللہ کا چھوٹا نئے خرو دوان یا حلا
علیہ کے نئے وضو جائز نہیں اور جب کو نہ مانے کی حاجت ہو اُسکو نہ چھوٹا
جائز ہے نہ یاد پڑھنا بلکہ اشیاء والنظائر میں ہو کہ نہ مانے کی حاجت ہو کو کو اٹھا
کلام اللہ کا اگر تہ خلاف میں ہو جائز نہیں فائدہ ہا اللہ مسلمان کو چاہیو
کہ عادت متقرر کر کے کہ کیفیت در کلام اللہ روز پڑھ لیا کرے امام نووی
رسالہ البیان فی آداب حملہ القرآن میں بزرگان سلف کی عادتیں متقد
تلاوت میں نقل کی ہیں جانب کثرت میں ایک بزرگ کی عادت نقل کی ہے
کہ ہر روز آٹھ ختم کرتے چار دن میں اور چار رات میں اور ایک ختم روز کی
صحابہ و تابعین میں بہت بزرگوں کی عادت تھی کہ رات کو تہجد میں قرآن مجید
ختم کیا کرتے تھے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے حال میں لکھا ہے کہ ہر رات
میں ایک کلام اللہ ختم کیا کرتے تھے اور ہر رمضان میں ۶۱ کلام اللہ ختم کرتے
تھے تیس رات میں اور تیس دن میں اور ایک امام مسجد کے ساتھ تراویح میں اور
سات دن میں نے شمار بزرگوں کی عادت تھی اور ایک سیپارہ روز بھی بہت
لوگوں کی اور آدھے سیپارہ سے کم کسی کی عادت امام نووی نے نقل نہیں
کی سات دن میں ختم کرنے کا ایک طریقہ منزل فیہ شوق کا ہر یعنی پہلی
منزل سورہ فاتحہ سے شروع ہوتی ہے اور دوسری سورہ مائدہ اور تیسری
سورہ یوسف سے اور چوتھی سورہ بنی اسرائیل سے اور پانچویں سورہ شعرا

سے اور تیسری سورہ والصفات سے اور سائنویں سورہ ق سے حروف ستر نام ہر
 حروف سے لفظ فقہی بشوق حاصل ہوا ہر مسلمان آدمی کو چاہیے کہ جب قدر
 پڑھنے پر باطمینان تلاوت کر سکے اختیار کر کے جس عمل پر مداومت ہو اگر چہ چھوٹا
 ہو خدا تعالیٰ کو بہت پسند ہوتا ہے چنانچہ حدیث صحیح میں وارد ہے اور حافظ کو
 چاہیے کہ جب قرآن مجید تلاوت کرتا ہو تہجد میں پڑھتے صحابہؓ اور تابعین
 اور بزرگان سلف کی علی العموم یہی عادت تھی کہ تہجد میں ہی قرآن مجید پڑھا
 کرتے تھے فائدہ راہبہ قرآن مجید پڑھنے والے کو بالخصوص حافظ کو چاہیے
 کہ قرآن مجید کی تلاوت اور حفظ میں نیت خالص خداے تعالیٰ کی رکھے نماز پیش
 اور اپنا حافظ اور قاری کہلانا منظور ہو حدیث صحیح میں آیا ہے کہ بروقیہ امت
 خدا تعالیٰ ایک قاری سے کہیگا کہ میں نے تجھے جو نعمتیں دی تھیں انکے شکر
 میں تو نے میرا کیا کام کیا وہ کہیگا کہ میں نے قرآن مجید پڑھا اور پڑھایا اور
 تعالیٰ فرمایگا کہ میرے لیے نہیں پڑھا پڑھایا بلکہ اس لیے کہ لوگ قاری بن
 سوں لوگوں نے کہا پھر حکم فرمایگا کہ منہ کے بھل آنے گھسیٹ کے جہنم میں
 ڈال دو اس زمانہ کے اکثر حافظ اس بلا میں مبتلا ہیں اکثر فخر یہ کہتے ہیں
 کہ ہمیں سال بھر پڑھنے کا اتفاق نہیں ہوتا مگر رمضان میں سنا دیتے
 ہیں مقصود یہ کہ لوگ کہیں آپکا حافظ بہت اچھا ہے یہ نہیں سمجھتے کہ حفظ
 کلام اللہ کا فائدہ یہی ہے کہ بکثرت تلاوت قرآن مجید کی کرے نہ یہ کہ تراش کر
 اپنی تصریف کر کے مستحق جہنم ہو جاوے حق تعالیٰ ہمیں اور سب مخلصین
 کو اخلاق ذمہ سے بچا دے اور اس رسالہ قبول فرماوے اور مولف کو عافیت

نامہ اور نجات خدا بدارین سے عنایت کرے اور اجاب و رحمان ہو کہ
گوئی مرضیات کی توفیق دے اور اذات انکو حاصل کرے وَاِخْرُجُوا بِالْأَجْمَلِ
بِسْمِ رَبِّ الْفَالِکِیْنِ وَالصَّلٰوٰتِ وَالسَّلَامُ عَلٰی حَبِیْبِهِ وَآلِهِ اَجْمَعِیْنِ

تہام شہر رسالہ البیان الجبریل للکریل

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بعد الحی والصلوة این چند اوراق در بیان مخارج حروف الہی و بعضے از فوائد
قرآنی کہ ناچار است مر قاری قرآن را از ان پنجیکہ مختار حضرت شیخ شاطبی و شیخ
خزیری است بح شتمل بر مقدم و شش فصل و خاتمہ کہ در موضع پیردان نوشتہ
شدہ و منتشر این تو اب مستطاب مفرالدین خان قاضی غزہ اللہ اعزہ اللہ فی
الدارین اعلیٰ درجہ فی الکونین و جعل التوفیق رخیقہ لفرقہ مع از دنیا و عمرہ و عمر اولاد
بسطوتہ بودہ و یہو الملقب بالخرک بالظاف السلطان الاعظم والحقان لاکرم
لوزالدین محمد جہانگیر بادشاہ غلہ اللہ ملکہ بخطاب قاضی خان ازاکمہ بکلی بہت شہامی
بہمت ایشاق بوجہ حدیث قدسی یقال الرب سلیحانہ تعالیٰ من شغل العرا
عن ذکرہ و مسائلہ اعطیۃ افضل مما اعطی للسائلین اور حدیث نبوی صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم خیر کو من تعلم القرآن و علیہ قہرات قرآن مصروف گشتہ چنانکہ
فقیر حقیر نور الدین محمد القاری محض برای بہین معنی از بہرہ بیجا اور قدس اللہ
سعیہ و اخادہ و حل حاقبہ بالخیر و السہاوت و نام این رسالہ مقصود القاری
نہادہ شدہ امیاد کہ ہر کہ این رسالہ را فہمیدہ خواند و در عمل درآرد و تواند کہ
مستد آن را صبح بخواند انشاء اللہ تعالیٰ انہ الموفق لمن یشاعر

بِحُكْمِهِ وَالتَّيْسَرِ بِكُلِّ حُسْنٍ لِمَا لَمْ يَكُنْ قَدْ سَرَّاهُ مُتَقَدِّمَةً وَرَبَّانٍ مَجَانِحٍ حُرُوفٍ
 بِلَيْتٍ وَنَهْكَانَهُ وَبَعِثَهُ مِنْ صِفَاتٍ ضَرُورِيَّةٍ أَنْ جَانِبُهُ هَمْسَةٌ أَرْبَابِيَانِ حَلَقٍ
 جَانِبُ سَلِيمَةٍ هِيَ الْفَتْحُ أَوْ كَوَاكِبِ حَلَقٍ وَدَهْنٍ يَا أَرْبَهُرٍ وَوَلَبٍ ثَلَاثُ مَرْزَبَانِ
 وَنَجْمٍ ثَنَائِيَّ عَالِيَاكَ دَوْدَنْدَانِ پِشِشِ از جَانِبِ بِلَا سَبِّ ثَبَا از سَرْزَبَانِ وَتَرِ
 از ثَنَائِيَّ عَالِيَاكَ جَعِمِ از مِثْلِ زَبَانِ حَا از مِثْلِ حَلَقٍ خَا از نَامِ حَلَقٍ
 كَر جَانِبِ زَبَانِ سِتْ دَالِ بَا مَادَالِ بَا ثَمَاكَ مَشْنَدُهُ سَا از كَبَرَهُ مِثْلِ زَبَانِ
 وَنَجْمِ رُبَاعِيٍّ وَنَابِ وَضَا حَكِ كَر سَمِيَّانِ ثَنَائِيَّ عَالِيَاكَ دَوْدَنْدَانِ كَر سَمِيَّانِ
 سَا از سَرْزَبَانِ وَنَجْمِ ثَنَائِيَّ عَالِيَاكَ سَلِيمِ بَا سَا از سَبِّينِ يَاجِيمِ صَادِجِ بَا سَبِّينِ
 از تَرَامِ كَنَارَهُ زَبَانِ تَا آنَكِهْ مُتَصَلِّ شَوْدِ بَا دَوْدَنْدَانِ كَر سَمِيَّانِ بَا لَازِ جَانِبِ چَپِ
 يَازِ سَتِ طَائِرِ نَا صَادِجِ بَا ثَمَاكَ مَشْنَدُهُ عَيْنِ يَا خَا غَلِيْنِ يَا خَا فَا از
 سَرْتَاكَ عَالِيَاكَ سَكَمِ بَا يَمِينِ قَا از اقْصَاكَ زَبَانِ از جَانِبِ جَنَكِ اَعْلَى
 كَا فِ فَرْوَنَزَارِ انْ كَا سَمِ بَا رَا مِجْمِ بَا بَاكَ مَوْجِدُهُ تَحْتَمَانِي تَفْهَانِ
 بَا رَا وَا وَا وَغَيْرِ مَدَارِ هَوَاكَ لَبِ دَمْدَمِ از جَوْفِ تَجْوَنِ الْفَتْحِ بَا هَمَزِ يَازِ
 مَدَمِ اَيْضًا بَا جِيمِ مَدَمِ از جَوْفِ بِيَانِ صِفَاتِ ضَرُورِيَّةٍ وَارِينِ جَمْلِهِ جَهَارِ
 حُرُوفِ مُطَبَقَةٍ اَنْدَ صَادِجِ طَا ظَا بَاتِي هَمِ مَفْتَحُهُ وَبَا از مِثْلِ اَيْنِ حُرُوفِ لَيْتِ
 وَنَهْكَانَهُ هَفْتِ حُرُوفِ مُسْتَعْلِيَةٍ كَر مَفْتَحِ بَرِ كَفْتِ كَر بَاشَدِ وَالفِ كَر مُتَصَلِّ
 اَيْنِهَا بَاشَدِ نِزْمِ مُنْقَسَمِ وَتَجْمُوعِ اَيْنِ دَرِينِ كَلِمَاتِ سِتْ خَصَّ ضَعْفِ
 قَطْعِ بَاشَدِ بَاتِي هَمِ مُسْتَعْلِيَةٍ كَر مَفْتَحِ اَنْدِ بَعْنِي بَارِيكَ مَكْرُومِ اَسْمِ اَنْدِ كَر
 وَارِ دُجَانِجِ بِيَا دِ اَفْشَا اَنْدِ تَعَالَى وَالفِ كَر مُتَصَلِّ سَحَرِ حُرُوفِ مُسْتَعْلِيَةٍ بَاشَدِ بَارِيكَ

باید خواند و باز از مجموع حروف پنجمی هشت حروف شدید اند یعنی تحت آن نین
 کلمات است که قط بکت باشد و باقی همد و خوه اند یعنی زم گرج حروف
 کیمین بین میان سخت و نرم و مجموع این کلمات چهارست **فصل اول لام**
 اسم الله که لفظ الله والحمد لله باشد اگر بعد از فتح و ضم و اق شود و هم
 مثل **تَقَالَ اللَّهُ** و محمد رسول الله و سبحانك اللهم و اذ قالوا اللهم
 و بعد کسر و مرفوع مثل **بِسْمِ اللَّهِ** و قل اللهم **فصل دوم** دو لام ساکن دو
 حالت دارد ادغام و اظهار اگر بعد از و کلام یار آید ادغام است مثل **حَلَّكَ**
 و بل بر بکم و اگر نه اظهار مثل **الحمد لله رب العالمین** و رب الملائكة
فصل سوم میم ساکن سه حالت دارد ادغام و اخفا و اظهار اگر بعد از و
 نیم آید ادغام مثل **منهم** کلام الله و اگر با آید اخفا مثل **وما هم بمبین**
 و اگر نه اظهار مثل **الحمد لله** و انصرت علیه **فصل چهارم** نون ساکن
 و تنوین چهار حالت دارد اظهار و ادغام و قلب و اخفا اگر بعد اینها یکی از
 حروف حلقی آید اظهار مثل **مَنْ اَمِنْ** و **مِنْهُمْ** و **مَنْ حَفِظَ** و **مَنْ عَلَيْهِمْ**
 و **مَنْ خَافَ** و **مَنْ غَلَّ** و **عَلَيْهِمُ** و **خُذْ** و حروف حلقی ششست
 درین بیت **حرف حلقی شش** بود ای نون عین و همزه یا و حاء
 ضا و عین عین و و اگر بعد اینها یکی از حروف یر بلون آید ادغام شود و
 و نوع است ادغام نمی غنه و با غنه و اگر بعد اینها از حروف یر بلون را
 یا لام آید ادغام نمی غنه و با غنه مثل **مَنْ رَجَعُوا** و **لَهُ** و **تَوَابُ**
 الرحمن و **اَدَالِيضُوا** و در باقی حروف که جامع آن کلمه اینست

او غام باغنه و اگر در دو کلمه باشد مثل من یقول و من وال و عن ما و من
 نور و لقوم یومنون و ترا با و عطا ما و شرا با من جملیه و خیر
 فکلا و اگر در یک کلمه باشد اظهار باید کرد مثل دنیا و دنیا و صنوا
 و قنوا و اگر بعد از و بے بااید قلب با هم باید کرد مثل من یقول
 و بعیا یلینحرو و در حروف باقیه اخفا چنانکه باغنه او باید کرد و حسیح
 غمه خیشوم است که در ماغ باشد مثل و من تاب و جنات تجری و من
 ثمره و صبا قوالی غیر ذلک و حروف اخفا پانزده اند که در هر
 س شصت و شصت و شصت و شصت و شصت و شصت و شصت و شصت و شصت و شصت
 است و یکسره مرفق و راے ساکن غیر و قی اگر بعد از فتح باشد مخم (ا)
 کرده شود مثل بردا و النظر الی العظام و بعد از کسره تفصیل در ردیفی
 اگر بعد از کسره اصلیه متصل واقع شود و بعد از کسره عارضی باشد مانند
 امر جفو و بعد از کسره منفصل مثل سرب امر جفوا بعد از وی حرفی از حروف
 باشد مثل مرصاد و قرطاس و فوقه مخم ادا کرده شود و در کلمه فوق
 کالطود العظیم در سوره شعر دو وجه است ترفیق و تفخیم و راے
 وقفی چون بعد از فتح یا ضمه واقع شود سقر و در سقر تفخیم باید کرد و بعد از
 ترفیق قد قدر و اگر بعد از سکون باشد پس اگر آن ساکن مثل خبر و خبر
 مرفق است و الا نظر با قبل او باید کرد اگر تا قبل او مفتوح است یا منموم
 مثل قدر و کفر تفخیم باید خواند مگر در کلمه باللیل اذا لیسرا
 در سوره الفجر که در آن دو وجه است اما ترفیق اولی است که آن فی النوبری

الطیب الشیخ محمد الجزیری رحمة الله و اگر کسی در جست بار یک مانند بحر میگردد و کلی
 که آن مفسر و قطره است که درین با وجود است لکن او سبب و مفسر تفهیم است
 و در قطره ترقیب فصل ششم اگر بعد از حروف مدیه که الف ساکن تا قبل
 مفتوح و و او ما قبل مضوم و یا که ما بین ما قبل مکسور است همزه واقع
 شود خواه در یک کلمه که آنرا میفصل نامند چون اولئک و سوء و حی
 و خواه در دو کلمه که آنرا میفصل خوانند چون یما انزل و قالوا امنا
 و فی انفسک و اجلا بتصرفان امام عاصم در آن هر دو نوع مقدار چهار
 الف مدیه کشند چون بعد از حروف مد سکون لازمی واقع شود خواه شد
 مثل و کلا الضالین و التاجونی و خواه مخفف مانند مدات ففتح سوره
 که لکم و المکس و الکروا لکم و کفیلکم و کسرو لیس و صی و حو و حو و حو
 و ق و ن است از وجع قرار مقدار سه الف مد باید کرد و اگر بعد از حروف
 مد سکون بجای که سبب وقف عارض شود در مانند یوم الدین
 و سهر نیم الحساب و یوقنون و در آن جمیع قرار سه وجه است مدیه و دو
 الفی و یک الفی که عبارت از طول و توسط و قصر است چون مودت علیه
 بنامند مانند کما آمن السلفهم در آن سه الف و دو الف و یک الف روایت
 از برای آنکه همزه نیز سه بیت بدست و آن موجود است خاتمه بدانکه دانستن و
 خواندن قرآن تجوید که آن عبارت از دادن حروف است حق آن حروف
 فرض عین و لازم است بر هر کس که قرآن خواند از برای آنکه تجوید نازل شد
 و همچنین از آن حضرت صلی الله علیه و آله و سلم بواسطه اساتذہ رسید

بلاکہ سیدہ پس تمارک آن آثم باشد و نما خواندنش اولی است از خواندن او چنانکہ
 در شرح مقدمہ محمد جزری آورده اگرچہ فقہائے عظام بسبب آنکہ نماز فرض جمیع
 در زلت و خطا کردن بعضیے جائز بخوبید و سخت کردہ نماز بجا زداشته اند اما ترک
 امامت آنچنین کس غیر نموده اند معلوم است کہ معنی خطا در زلت فعلیہ باشد
 نہ اختیار از کسی کہ دانائے آن باشد رضا و رشدن است نہ آنکہ جزری زکر کند
 او را زلت گویم چنانکہ در وسیلۃ السعادت کہ یکے از کتب فقہ معتبر است آورده کہ یکے
 از اوستے حروف و رعایت قواعد قرآنی عاجز باشد بزوال لازم است کہ باقی عمر خوب
 و روز در تعلیم آن بکوشد و الا نمازش بجا نہ نیست کما فی الفتح القدیر المعروف بابین
 شرح الہدایہ و در غیر نماز چون تلاوت قرآن نفل است و اداے آن مشرب
 پس روا نیست کہ فرض را از برائے نفل ترک کند چنانچہ در فتوای کبیر کور
 است و او عبارت از گرفتن قواعد قرآن است از استادان ماہر کما
 فی الدقائق الحکمۃ شرح المقدمۃ للشیخ الامام محمد بن الجزری و الا بقاری قرآن
 و داخل حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مراتب قاسری القریات
 و القرآن یلعبہ میشود چنانکہ در شرح مقدمہ ابن المنصف آورده کہ چو کسی
 خود را ازین نفل محروم سازد کہ سبب قرب اللہ تعالیٰ باشد چنانکہ امام محمد
 حنبلی مراتب اللہ تعالیٰ را بر خوب دید و بر سیار کیا بخدا ناچاہید باشد کہ سبب
 آن تقرب بحضرت تو توان کرد حکم شد کہ بکلام ما فی احمد عرض کرد باریت ما باہم فی
 فہم حکم شد باہم یا نہ فہم چنانکہ در اجار العلوم آورده کہ اگر مترددان ایستاد
 در نماز بخواند بمقابلہ ہر حرفی صد حسہ بحرط میشود و اگر نشسته بخواند پنجاہ حسہ

امام عاصم بویه اند مردم این دیار بجزیب ایشان اند و این قنارت بمردمان پیش
 رسیده و حضرت امام همین قنارت اکتفا کرده اند از برای آنکه حضرت ایشان را
 علم فقه در علم دیگر کم گویشیده اند چنانکه در صلوة تسبیح آورده و زینوز قنارت
 بطریق امام شافعی ازین بیت بدری آید نه آنچه در بعضی خطی حکم تصحیح فقه
 راست لکن اما و حرف تر من تحصلا فی بعض الف امام نافع با قبول
 ج و رش د این کثیره از نری من قبل ح از امام ابو عمرو ط و وری
 ی سوسی لک امام ابن عامر ل هشام م ابن و کوان ن امام عاصم ص
 ابو بکر ع حفص ن امام حمزه ص خلف بن زرق ابو عیسیٰ خلا دین امام
 کسانی من ابو الحارث ن دوری فقط اند تنه ای اعلم قد تم بفضل الامام

نظم و قنات قرآن

بسم الله الرحمن الرحیم

بدانکه وقوف منازل قرآن است از برای استراحت نفس چون قاری لا بد نما
 از وقف کردن باید که بر بعضی وقعه کند که سخن تمام گردد از برای آنکه وقف قطع سخن
 باشد آن پس اگر قطع جای کند که کلام متصل باشد یا وصل جای کند که کلام منفصل
 باشد تغیر و معکوس شود و نام مفهوم گردد بلکه بعضی جا که لازم آید پس لازم که خوب
 فیه قرآن بخواند که در خطا نافته و این نظم را رعایت کند که از خطا باز ماند

حافظ این نظم را بشنو کنون
 سیم وقف لازم است مگذر از و
 ط جو وقف مطلق آید مرا

تا ترا و روقف باشد در همچون
 اگر گزشتی سیم کف نیست اندر و
 مگذری ز و هر کجا یا نبی مرا

<p>لیک استادن درو بهتر است یک بگذشتن از ان اولی است حلقه فتراد در تنفس مانده اند قبل بنداری میان واقفان وصل کن آنجا و هم پیوسته خوان و گرش یانے مرکب بگذرے اگر علامت ظالم بود اظہار دان عفو کن زو انقدر بود و وقوف در بخوانی فاتحه شادش کنے</p>	<p>بچشم جائز بگذری زو هم دوست ذرا بخور استی بسهم در خور است صبا و را و وقف مرخص خوانده اند یافتن لیکن زو بکجا باشد در ان گر نیافتی تو صلا در وقت نشان وقت کن هر جا که آب سنگری خوابا خداداده اند اینچنان دان گفت عالم چند نیستی در وقوف حق در نعمت گرش بادش کنے</p>
---	---

و علامت پنج آیت هر علامت عشر آیت ی نزد کوفیان و هر که بصیران آیت
 نوشته اند بخلاف آنجا این علامت نوشته اند لب و علامت پنج آیت خوب
 و هر جا که نزد بصیران عشره است این شکل نوشته اند عشر عند البصیرین و
 هر جا که آخر قصه است یا متن تمام است یا امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ در
 نماز صبحه آنجا رسیده است و بر رکوع رفته است این شکل نوشته است یعنی
 رکع عثمان رضی اللہ عنہ و عدد آیات رکوع بحساب هند سه با حرف عین نوشته اند

تمام شد رساله مقصود القاری

منظم خوش بیان

<p>شش هزار و شش صد و شصت و شش اند یک هزار و شش و یک و شصت و شش اند</p>	<p>آیت قرآن که خوب و دلکش اند یک هزار و شش و یک و شصت و شش اند</p>
---	---

<p>یک هزار و ششصد و هشتاد و یک صد از آن تسبیح صنع و در شام در عمل نه دو قرار است نه کتاب چهارده سجده و کرده وقت داخل لفظ افتد در کلام ابتدا پس بعد و هزار و پانصد و هشتاد و چهار بهر تحصیل آیت مستدر آن اولین نصف دوم شش گردان حل حرمت نموده اند بیان قصص و امر و نهی در یکسان</p>	<p>یک هزار و ششصد اعتبار بالضرر بحث حلال است و حرام شخص و شش و شصت تسبیح از حنا یکصد است و چهارده سوره در آن گفت یک مرد و شصت و شصت گفتش تسبیح به من اسکنایه از رقم شش چهار بار باز نویسی نصف اول از چهار منسخ است سدس تسبیح پنج سدس دیگر بالمعنی و عده و عید و مثل</p>
--	---

۴۴۴۴

۴۴ منسخ

۴۴۰۰ تفصیل

۴۰۰ بدین تفصیل

۴۰۰۰ بدین تفصیل

آیت تسبیح

آیت وعید

آیت وعده

آیت حرف

آیت قصص

آیت مثل

آیت نهی

آیت امر

فائده منتقول است از امام ناطق جعفر صادق علیه السلام که از جمله آیات
قرآن مجید که شش هزار و ششصد و شصت اند چهار صد آیت و تئویذات

است و یک هزار و دو صد و شش اسلیم و یک هزار و در ترتیب سلطنت
 و شش صد و در قصص چهار صد و در معاملات است و یک هزار و در جزایم
 و یک هزار و در زکات و در حقوق و در حقوق و در جادو و بالصد و در ج و باقی در حکم طلاق

و کتاب کلام طرب و لایا بس ایا فی کتابت بنیان

بانتخب قصیده الفهرار

بسم الله الرحمن الرحيم

نفت پیغمبر کیل پداس
 مطلع بر قوا عدا
 چار حال ست با جروفت هجا
 سو می قلب چار می اخفا
 غنچه دروازه میم و نون با یا
 حرف قلب است یا چو انشت
 که شود غنچه هم در و پید
 فتح و ضم قبل او بگروه من
 چون قل الله کن رقیق ادا
 ساز تقنیم تار به ز خط
 چون که ساکن بود منظر بکشا
 یا که مضموم یا چو مر سیها
 غیر ترقیق نیست هیچ روا

بجز حمد و ثنا و مدح خدا
 بشنوائین چند بیت تا گرد
 نون بنون نون ساکن را
 اوکل ادغام و دیگر املها
 هست در حرف بر ملون ادغام
 هست در شش حرف جلوانی املها
 در حروف بقیه اخفا ساز
 لام الله را بکن تقنیم
 در بود کسره بیشتر از ان لام
 را چو مفتوح گشت و یا مضموم
 را به کسوف را بکن ترقیق
 بین که ما قبل گر بود مفتوح
 ساز تقنیم و در بود کسوف

مجموعه دست‌نویسات
 در کتابت
 در کتابت

اگر آید که بعد از او آید
 همچو قرطاس و قریقه مرصع
 یا که آن کسره عارضی باشد
 یا بود کسره در دیگر کلمات
 که به تخمین اندرین سه حال
 حرف بد است و او یا و الف
 پنجم چون بعد حرف مد آید
 چون شود حرف قلقة ساکن
 قطب بعد حرف قلقة میزدان
 در یکی از حروف بوف آید
 میل ده میم را بنجانب صنب
 یازده سوره است در قرآن
 قاتحه قارعه قمر رحمان
 سوره الحاقه علق فاطر
 بیت با قتل و الهی کم
 سجده در رد و نخل و نبی است
 باز در نیم شده انشقت
 باز در سجدتین لیک شمار
 بهر عبد الرؤف کردم نظم

یکی از حرف های استعلا
 شد لفرق و مقبول از علمسا
 مثل ارجع و امیضا میسا
 شمل رب ارجعونی خذ بذا
 کرد اجماع جملة و مضار
 همچو یوحنا بن و او دین
 بد نکش صاف بی بلج و خط
 جنبش و د و لے سخن ادا
 است قفص حصن ضغط استعلا
 از پس سیم ساکن ای و امل
 مثل گنشم بسا و هم فیه
 که در وصل اسهل است اولا
 کف و انعام و انبیا و سبا
 در نه و دیگر است قطع سزا
 عیس و قبت و و دیل و دلا
 علق و حج لیک در اول
 ص و اعراف و سبا یط
 جلد واجب بگفتن فقر
 بنایات حضرت مولا

حق رساند مقصد اقصا

نما شود مسافید ازین ابیات

نہام شد قضیدہ القراءۃ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب تعریف اللہ کو جو صاحب سارے جہان کا اور آخر پہلا ہی پرہیزگار و پاک
 اور ذرہ و اور سلام اللہ اوتارے اپنے رسول پر جبکہ نام مبارک محمد صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم ہی اور اون کے ساری آل و اصحاب پر اور بعد اسکے یہ ایک
 رسالہ ہے کہ علامہ رکھتا ہے تجوید کے قاعدوں سے پہلی فصل اظہار
 کے بیان میں جاتو کہ نون ساکن یا متوین جب حرف حلق کے پاس
 آوے تب اُس نون اور متوین کو اظہار کر کے پڑھیں یعنی زبان سے
 ادا کریں اور حرف حلق کے یہ ہیں ا و ع ح خ ج ط ی م ن ا ہر شوائ
 ۱۰۱۱ مین جہاں سلا مری من علم یمنی علیہ فانت حکمت
 یقوت علیہ من غل حق یقوت من حلیقہ دہا سہین
 رو بہی فصل اخفا کے بیان میں اور اخفا کر کے پڑھیں یعنی
 زبان پر نہ ظاہر کریں پوشیدہ کر کے ادا کریں نون ساکن اور متوین کو
 غنہ کے ساتھ یعنی ناک میں آواز لیجا کے ادا کریں جب وہ پاس ہو
 ان پندہ و حرفوں کے ت ت ج د ذ س ش ص ض ط ظ ف ق ک
 ج ط ی م ن ا ہر شوائ ۱۰۱۱ مین جہاں سلا مری من علم یمنی علیہ فانت حکمت
 یقوت علیہ من غل حق یقوت من حلیقہ دہا سہین
 رو بہی فصل اخفا کے بیان میں اور اخفا کر کے پڑھیں یعنی
 زبان پر نہ ظاہر کریں پوشیدہ کر کے ادا کریں نون ساکن اور متوین کو
 غنہ کے ساتھ یعنی ناک میں آواز لیجا کے ادا کریں جب وہ پاس ہو
 ان پندہ و حرفوں کے ت ت ج د ذ س ش ص ض ط ظ ف ق ک
 ج ط ی م ن ا ہر شوائ ۱۰۱۱ مین جہاں سلا مری من علم یمنی علیہ فانت حکمت
 یقوت علیہ من غل حق یقوت من حلیقہ دہا سہین

سَوْرًا مِنْ شَيْءٍ وَنَفْسٍ شَيْئًا مِنْ صَيَّا صِيَهْرٍ سِرَّ جَالٍ
صَدَقُوا مِنْ صَرَّةٍ قَوْمًا صَالِينَ مِنْ ظُهُونِهِ قَوْمًا
ظَالِمِينَ قَوْمًا طَاعِينَ مِنْ طَلَبِينَ مِنْ فَيْئَةٍ كَيْثًا يَأْفِدُ وَقَوْمًا
مِنْ قَبَائِرٍ شَتَا عِرَاقٍ لَيْلًا مَتَّ كَانَتْ فِي يَوْمٍ كَانَتْ
تيسری فصل بائے قلب یعنی ایک حرف کو دوسرے
حرف کے بدل کر کے بیان میں اور جب نون ساکن یا تنوین کے
پاس آوے تو نون ساکن اور تنوین ہم ہو جاوے گا وہ ہم پوشیدہ
پڑھی جاوے غنہ کے ساتھ جسطح میں بَعْدَ الْبَقْرِ مَآكَ تَرْتَجِعُ فَضْلُ
ہم ساکن کے بیان میں جب ہم ساکن با کے پاس آوے تب جائز ہوا
یعنی پوشیدہ پڑھنا اسکا جائز ہے اظہار یعنی ظاہر پڑھنا اسکا اور اظہار
کر کے پڑھنا بہتر ہے جسطح وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِينَ اور جب ہم ساکن ہم
پاس آوے تو ضرور اوجام یعنی ایک کو دوسرے میں بدلنا غنہ کے
ساتھ جسطح فِي قُلُوبِهِمْ مَرَاغٍ اور جب ہم ساکن با اور ہم کے ساتھ
حرف کے پاس آوے تب اظہار کر کے پڑھی جاوے خصوصاً جب واو
اور فا کے پاس آوے جسطح عَلَيْهِمْ وَلَا أَصْلَ لَئِنْ لَعَنُوهَا بِأَنحُورِ
فصل غنہ کے ساتھ ادغام کے بیان میں جب نون ساکن اور تنوین یا
اور نون اور ہم اور واو کے پاس آوے تب وہ نون ساکن اور تنوین یا اور نون
اور ہم اور واو میں ملا کے غنہ کے ساتھ پڑھے جاوے جسطح أَنْ نَصِيبَ يَوْمٍ
يَعْلَمُ مَنْ يَشَاءُ عِطَّةً نُفُضًا لَكُمْ مِنْ مَالٍ صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا

میں کو اِن جنت و عیون اور جوا کے مانند ہر مکر صنوان بنسکان اور دُنیا
 اور عیون اور غام نکرین اور واجب ہر غنہ میم اور لون میں جب
 دوان مشدد ہوں بسطح شَو صَوَان الجَنَّة اور جوا کے مانند
 جھٹھی فصل اور غام بلا غنہ کے بیان میں جب لون ساکن اور عیون
 را اور لام کے پاس آوین تب لون ساکن اور عیون را اور لام میں ہے
 غنہ اور غام کے جاوین بسطح میں ش بصر غفور رحیم میں کذا کھلا
 بالتقین نسائون فصل بیان میں اور غام متکین کے متکین کے معنی
 یہ کہ ایک ہر حرف دوبار پاس پاس آوے اور غام کیا جانا ہر سب حرف
 ساکن اپنے مثل میں یعنی ایک ہی حرف دوبار آوے پہلا ساکن ہوا اور
 دوسرا متحرک تب ساکن حرف متحرک میں لجاوے بسطح قصار جنت
 تحار تھو ان اضرب بعصاک الجذر ما کذت هلاک ان ما و جوا
 اور جوا کے مانند میں مثل امنوا و عملوا الصالحات فی یوم کے مہین
 اور غام ہوتا ہوا اسلے کہ ایسے مقام میں اور غام ہونے سے اُس حرف کو
 بد ہونے کی صفت جاتی رہتی ہو اسلے ایسے مقام میں اور غام درست
 بین ہر فائدہ مدہ حرف علت کو کہتے ہیں یعنی واو الف یا ساکن
 اس کے پہلے حرف کی حرکت اس کے موافق یعنی واو ساکن کے پہلے ضار و الف
 کے پہلے فحہ اور ساکن کے پہلے کسرہ ہو بسطح قالوا لک فی تو ایسے مقام
 میں جوا اور غام کرین تو مدہ باقی نہ رہے اس کے صورت کچھ اور ہو جاوے مثلاً
 امنوا و عملوا میں اور غام کرین تو امنوا ہو جاوے اور فی یوم میں اور غام

کرین تو فی ہوا و س آٹھوین فصل بیان میں ادغام تہ اربعین
 اور تہا نسبین کے سینے وہ حرف جنکا طرح پاس پاس ہوا کے ادغام کر بیان
 میں ادغام کیا جاتا ہوتا طامین جسطح و قائلہ طائفہ اور ادغام کیا جاتا
 طامین جسطح کہی بسطت اور ادغام کیا جاتا ہوتا وال میں فی الی تاہین
 جسطح اخیبت دعوتک اما بحند شہ کذات اور ادغام کیا جاتا ہوتا
 میں جسطح اذ طائفہ اور لام راہین جسطح کل سرت بل سرت اور ہوا کے
 مانند ہیں اور بل سرت میں حصص کی روایت میں ادغام نہیں ہوتا پہلے
 حرف کو ظاہر پڑتے ہیں اور بعضوں نے کہا کہ من سرت میں بھی ادغام
 نہیں ہوتا حصص سے روایت ہو کہ باہم میں اور تا فال میں ادغام کیا گیا
 فقط عاصم کے نزدیک جسطح یا بتی اسرکب مٹا یا کھٹ ذالک نوین
 فصل اس کے تفریح یعنی پڑھنے اور اس کے ترقیق یعنی باریک پڑھنے کے
 بیان میں را بر پڑھی جاتی ہے جب مفتوح یا مضنوم ہوتی ہے جسطح سرت سرت
 اور باریک پڑھی جاتی ہے جب کسور ہوتی ہے جسطح را کجائ نز فاء پڑھنا
 اور باریک پڑھنا کب پڑھنا را سحرک ہو یعنی اسکو فتح منہ کسر ہو لیکن جب
 ساکن ہوگی تب اسکا یہ حال ہو کہ اگر را ساکن ہوگی اگر اقبل اس کے فتح
 یا ضم ہوگا تو پڑھی جاوگی جسطح قریدہ قرأ بانصا اور اگر را ساکن ہوگی
 اور اقبل اس کے کسر ہوگا تو باریک پڑھی جاوگی جسطح قرعون قریدہ مگر
 جب اقبل را ساکن کے کسر عارضی ہوگا یعنی اصل میں وہ کسر نہ ہوگا پھر
 آیا ہوگا مثلاً پہلے ساکن ہا ہوگا پھر سے اسکو کسر ہوا ہوگا تو اسوقت وہ پڑ

یہی جاوے گی جس طرح ان اساتذہ کرام نے لکھا ہے کہ اگر اس ساکن کے ماقبل مکسور ہے
 حرف استعلا کے پائے اور حرف استعلا کے ساتھ ان الفاظ میں سب جمع
 ہیں جن میں ضبط قطرب بھی وہ برابر یہی جاوے گی جس طرح قرطانی نے لکھا ہے
 ملاحظہ فرمائی کہ اگر یہ اور یا ایک پڑھنے میں اختلاف ہو بعضوں نے کہا ہے
 کہ یہ پڑھنے کے لئے کہ اس کے بعد حرف استعلا کا ہو اور بعضوں نے کہا ہے کہ باریک
 پڑھنے کے لئے کہ باریک پڑھنے کی وجہ غالب ہو اس واسطے کہ اس کے پہلے بھی
 کسرہ ہو اور بار کے بعد بھی کسرہ ہو لیکن یہ پڑھنا لوگوں کا معمول ہے اور
 اگر ماقبل اس کے پاسے ساکن ہو تو وقف میں وہ باریک پڑھتی جاوے
 جس طرح خلیفہ سیبری اور اگر اس کے ماقبل یا نہ ہو بلکہ دو سحر حرف ساکن ہو اور
 اس ساکن حرف کا ماقبل مفتوح یا مضموم ہو تو پڑھتی جاوے جس طرح القادری
 الیہ ترجیح الیہ اور اگر اس ساکن حرف کا ماقبل مکسور ہو تو پڑھتی
 باریک پڑھتی جاوے جس طرح ذکریہ شیرازی اور سوا ان کے دوسرے مفضل
 لام کے باریک اور پڑھنے کے بیان میں لام سب مقام میں باریک
 پڑھا جاتا ہے مگر اللہ کی لفظ میں پڑھتا جاتا ہو سو کہ جب اس کا ماقبل
 مفتوح یا مضموم ہو جس طرح وَاللّٰهُ یَحْبِبُّ خَلْقَ اللّٰهِ عِنْدَ اللّٰهِ قَالَ اللّٰهُ
 یَفْعَلُ اللّٰهُ اور ماتد اس کے اور اگر اللہ کی لفظ کے ماقبل کسرہ ہو تو باریک
 پڑھا جاتا ہے خواہ کسرہ اس حرف کو ہو جو اللہ کی لفظ میں ملا ہو جس طرح
 بِاللّٰهِ اور خواہ وہ کسرہ اس حرف کو ہو جو اللہ کی لفظ میں نہیں ملا ہو
 اور ماقبل لفظ اللہ کے ہو جس طرح اَیَا اللّٰهِ یَسْمُو اللّٰهُ اور سوا اس کے کیا ہو

فصل ہاویں میں بیان میں فیض جبار اشارہ کے واسطے آئی ہو اور اس کے
 معنی اس ہو تو میں سوا اس کا بیان یہ ہو کہ قاری قرآن کے وصل کرتے ہیں جس
 ملائے میں ہا کو جوق کہ بار کا قبل اور مابعد کا حرف متحرک ہے یعنی اس کو قریب کہہ
 یا ضمیمہ ہو اور ملائے کی حقیقت یہ کہ اس میں اگر وہ یکسور ہو تو مابعد کا زیادہ کر کے
 یا مضمیم ہو تو اوپر زیادہ کر کے اور یا اوچتر زیادہ کر کے ہو مگر وہ مابعد
 ہو چکا جس طرح کہ پہلے اور اگر ہا کے مابعد کا حرف متحرک ہو گا تو نہ بلا و نیکنے
 جس طرح علیہ فیہ منہ مگر اس کثیر اس صورت میں بھی ملائے میں اور
 محض جی اس کے موافق میں فقط فیہ نہ ہا میں اور نوصہ لکھتے ہیں
 نہیں ملائے میں کیونکہ اصل میں یہ میں صاۃ لکھتے ہو تو ہا کے پہلے سکون
 حرکت نہیں ہو حرف شرط کو آنے سے الف گرا ہو تو حقیقت میں ہا کے پہلے سکون
 ہو اس طرح جو سورہ ہو و میں نفقۃ اور لکھتے سورہ مریم میں اور لکھتے
 بیکۃ سورہ علق میں ہا میں بھی نہیں ملائے کیونکہ یہ ہا ضمیر کی نہیں ہو
 بلکہ اصل لفظ کی ہا ہے اور ملائے میں مانند یونینہ یودۃ یودۃ نصۃ
 کے لفظ میں اور جو اس کے مانند ہر فائدہ اور مصنف رحمۃ اللہ نے ایک جہاں
 کو مفصل نہ بیان کیا اور ہر کے اشارہ کے بوجھا گیا اس واسطے اس کا ذکر
 چھوڑ دیا وہ یہ ہے کہ اگر اس ہا کے بعد کا حرف ساکن ہو گا تو پھر نہ سکے گا بلکہ
 اس ساکن حرف میں ہا خود ملجاوگی جس طرح یہ اللہ کہ البرسوں وحدۃ
 اشیاءت ہا میں ہا میں فصل قلقلہ کے حرفون کے بیان میں اور
 حرف قلقلہ کے پانچ میں ان دونوں لفظ میں سب جمع ہیں قطب

بیان قلمیہ کا ان حرفوں میں ضرور ہر وہ یہ کہ اگر یہ حرف ساکن ہوں فلفظ
 کے درمیان میں تو قلمیہ کیا جاوے جس طرح کہ فلفظ کو قطعیہ میں بخاندن کد حلو
 اور اگر حرف قلمیہ کا وقت یعنی دباؤ میں ہو تو قلمیہ زیادہ دباؤ پر کیا جاوے
 جس طرح کہ خلافِ صراطِ عذاب پہنچے متلید فابند و اور قلمیہ ہوا سطر
 نام پڑا کہ اگر ان حرفوں کے ادا کرنے کے وقت میں گویا زبان کو جنبش
 ہوئی ہو خاص کر وقت کی حالت میں اور قلمیہ کے معنی لغت میں آواز
 دینے جنبش دینے کے ہیں خلاصہ یہ کہ حرف قلمیہ کو سکون اور وقت
 کی حالت میں ذرا سی حرکت دیتے ہیں نہ استقدر کہ تشدید معلوم ہو
 اور نہ استقدر حرکت دین کہ سکون جاتا رہے نرمی حرکت ہو جاوے
 باقی قاری کو سننے سے تعلق رکھتا ہر خصوص فیصل حروف استعلا
 کے پر پڑھنے کے بیان میں حرف استعلا کے سات ہیں خاص
 ح ط ظ جیا کہ اوپر گزر چکا استعلا اس واسطے نام پڑا کہ اُن کے ادا کے
 زبان منہ کے اندر اوپر کی طرف اٹھتی ہی ہو استعلا کے حروف پر چڑھاو
 خاص کر ان میں سے جو حروف مطبقہ میں زیادہ پڑھتے جاویں گے اور مطبقہ
 حرف چار ہیں ض ط ظ ان کو مطبقہ اس واسطے کہتے ہیں کہ ان حرفوں کی
 رشتے وقت زبان اوپر کے تالو میں لگتی ہی جو دھوین فیصل کے بیان
 میں حرف بد کے ہیں ہیں الف و او یا کے ساکن اور ماقبل کی حرکت ان کے
 موافق یعنی الف کے ماقبل کو فتح اور و او یا کے ماقبل کو ضمہ اور یا کے
 کے ماقبل کو کسرہ ہو سو حرف بد کے پاس ہمہ آواز اور دونوں ایک لفظ ہیں

یوں تب مذکور کیا جاوے اور اس مذکور متصل اور مد واجب کہیں کے جسطرح
 اُولَٰئِكَ سَلٰكُهُمْ جَاہٌ مِّنْ جَاہِیْنِہُمْ اُولَٰئِكَ سَلٰكُهُمْ جَاہٌ مِّنْ جَاہِیْنِہُمْ
 ایک لفظ میں ہوا اور حرف مد کا دوسرے لفظ میں تو اس مذکور متصل کہیں کے
 اور منفصل میں اور قصروں و نون جہاں جہاں جہاں جہاں جہاں جہاں جہاں جہاں
 اَلنَّاسِ اُولَٰئِكَ سَلٰكُهُمْ جَاہٌ مِّنْ جَاہِیْنِہُمْ اُولَٰئِكَ سَلٰكُهُمْ جَاہٌ مِّنْ جَاہِیْنِہُمْ
 الف کے برابر کہیں جہاں اور الف کا اندازہ یا نو معتبر تباری کی قہریت
 کے بیٹے سے معلوم ہوتا ہے یا نو نگلی ہند کرنے سے یعنی ہر الف کے واسطے
 ایک بار او نگلی کو ہند کر کے نہ جلدی نہ آہستہ تو چار الفی مد میں چار بار او نگلی
 کرے اور تین الف کی مد میں تین بار اور ایک الف کی مد میں ایک بار ہند
 کرے اور قصروں کا اندازہ ایک الف برابر کہیں کے کا ہو اور جب حرف مد کے پاس
 حرف مد غم یعنی مشدد آوے تو اس مذکور مد ضروری اور لازمی کہیں کے جسطرح
 وَلَا تَضْرِبُوا لَیْنًا حَاجَةً قَوْمًا اِلٰی حَاجَتِهِمْ مَّا مِّنْ ذٰلِكَ اُولَٰئِكَ سَلٰكُهُمْ جَاہٌ مِّنْ جَاہِیْنِہُمْ
 اور جب حرف مد کے پاس ایسا حرف ساکن آوے کہ جس کا سکون وقف
 کی حالت میں باقی رہے اور جس کا سکون وصل یعنی آگے نلا کے پڑے
 میں بھی باقی رہے تو اس صورت میں مذکور کیا جاوے اور اس کو مد لازمی
 کہیں کے جسطرح اَلَا تَرَ اَنَّ اللّٰہَ فَاَرَادَ ہِیْ اَمَّا اَمَّا اَمَّا اَمَّا اَمَّا اَمَّا اَمَّا اَمَّا
 اَلَا تَرَ کے لام کو آگے نہیں ملائے اور دوسری مثال وصل کی ہے
 یعنی اَلَا تَرَ کے لام کو سکون کر کے آگے ملائے ہیں جیسا کہ تشدید پڑنے کا
 دستور ہے اور جب حرف مد کے پاس ایسا حرف ساکن آوے جس کا سکون زبانی

ہو یعنی ایسا ہو کہ وقعت اور وصل و نون حالت میں اسکا سکون جدا ہو تو
 اسکو مد لازم غنیف کہتے ہیں جسطح اَلَمْ تَسْمَعْ لِقَاصِمِ سَقِیْنِ اَوْرِسِ
 کہ کرنا سبب سکون ہو جائے یعنی ان حرفوں میں جنہر مد جو حرف مدہ
 کا ہو اور اس کے بعد سکون ہو جسطح لام میں الف حرف مدہ کا ہو اور کم پر
 سکون اور سین میں یا حرف مدہ کا نون پر سکون اور نون میں واو
 حرف مدہ کا نون پر سکون تو ان حرفوں کا سکون ہرگز جدا نہیں ہوتا چاہو
 وقت کرو چاہو ملا کے پڑھو جسطح ن وَالْقَلَمِ ن وَالسَّكِرِ ن نون ان حرف
 پر بستے ہیں حرف نون کے آخر میں جو نون پر اسکی آواز میں سکون چھا
 جاتا ہو اور جب حرف مد کے پاس ایسا حرف ساکن آوے کہ خبر کا سکون و
 کی حالت میں باقی رہے اور وصل کی حالت میں نہ باقی رہے تو اس میں طول
 یعنی قین الف برابر اور توسط یعنی دو الف برابر اور قصر یعنی ایک الف برابر
 بیفون درست ہیں جسطح وَتَعْلَمُونَ فَتَعْلَمُونَ اور مانند اسکے اور اسکو
 غازی کہیں گے آوز ہزار کے واسطے یعنی قرآن پڑھنے والوں کے واسطے اور
 ہم مد میں مد لازم مظهر اور مد لازم مدغم اور مد عارض مظهر اور مد عارض مدغم
 اور متبدل اور مکین مثال مد لازم مظهر کی جسطح مروف مقطعات اور
 مروف مقطعات یہ ہیں اَلَمْ تَرَ اَبْصَرَ الرَّامِلَ كَقَبِيضَةٍ كَسَمُوْطٍ
 میں ض لحد حتم سَقِیْنِ اَوْرِسِ اور مثال مد لازم مدغم کی جسطح وَالصَّائِغَاتِ
 وَلَا الصَّالِيْنَ اور مانند اسکے اور مثال مد عارض مظهر کی جسطح الرَّجِيمُ
 الَّذِيْنَ اور مثال مد عارض مدغم کی الرَّجِيمِ طَلِكِ وَالصَّيْفِ فَلْيَعْبُدُوا

ابلی تمہ کی قرأت میں لکھنے اور غور کی قرأت میں ترجمہ کے ہم کو ملک کی ہم
 میں اور واقعہ کی نو کو فیصلہ دیا گیا تاہم اور تمام کرتے ہیں رسالہ بدل
 کی جسطرح اہل عرب انہیں دیکھا اور ماندا اسکے اور مثال تکبیر کی وادادہ
 بتیہ معادہ یوہ الذی کذبت اور ماندا اسکے اور حرف مد کا جو میں
 میں حرکت باقی کی اسکے موافق نہیں جو نمونہ کیا جاتا ہو وقت کی حالت
 میں اور وہ میں کی حالت میں میں جسطرح کویت بخوف بدت الضیف
 شیعہ اور جو ماندا اسکے ہر اور اندک کا علم پورا اور تحریک ہر اور اسی کھینچ کر
 پھر جانا اور سب کا نمونہ تمام ہوا ترجمہ عربیہ القاری کا خاتمہ علم جو میں
 ایک رسالہ مختصر اور بڑا معتبر جو تمام عرب میں مشہور عربی زبان میں بجا
 ترجمہ عربیہ زبان میں خاکسار علی جو پوری مشہور کرامت علی نے کیا اور
 جابجا اسکی شرح بھی دوسری کتابوں سے کر دی اور جو بعض مضمون مجاہدین نے
 تھے تو اسکو اپنے قاریوں کے پیشوا حضرت سید ابراہیم ابن سید محمد بنی
 تحقیق کر کے ترجمہ کیا اور اس رسالہ کا نام مصنف نے نہ لکھا تھا اب اسکو
 موصوف سے پوچھا فرمایا عربیہ القاری بعد اسکے سنا جائیگا کہ نصف
 نے جو نہ بیان مخارج حروف اور صفات حروف کا اور حروف کراہ کی
 کا نہ فرمایا اسواسطے اس خاکسار نے تین فصل میں معتبر کتابوں سے مثل
 خبری اور قواعد القرآن وغیرہ کے ان تینوں کا بیان کر دیا کہ لوگ اسکو
 لیے دوسری کتاب کے محتاج نہ ہوں اسکو بھی پادشہ
 ہند صوفیہ مخارج حروف کے بیان میں مخارج بیٹے نکلنے کی جگہ

حروف یعنی حرفوں کے لکھنے کے مقام اب جانتا جا رہا ہے کہ حروف حقیقی کے شہود
تو اتنی ہیں کہ لاکھوں گراں گراں ہیں حروف کا بیان کرنے میں کہہ کر لاکھوں
حرف علیحدہ نہیں ہو بلکہ لام الف ہوا اور یہاں منظر یہ ہوا کیلئے کیلئے حرفوں کا بیان
مگر تہہ داخل ہو اس بیان میں اور الف اور تہہ میں یہ فرق ہو کہ الف پڑ گئی
حرکت آتی ہے ہر جزم بسطح ماکولا اور تہہ پر کبھی حرکت آتی ہے بسطح اللہ اور کبھی
بسطح یا مگر اب بیان خارج کا متصل منو خلق میں تین مخرج ہیں اقصیٰ
یعنی خلق کی تمامی شکم کی طرف اور اوسط یعنی بیچ خلق اور ادنیٰ یعنی خلق کا
سراسر خلق کی طرف تہہ اور ہا کا مخرج اقصیٰ خلق ہو اور الف تو فقط ایک ہوا
کہ اندر سے نکلتی ہو اور اوسط و اوپر باجمودہ ہوتے ہیں وہ بھی ایک ہوا ہیں
اور جو اوپر یا مدہ نہیں ہیں انکے واسطے تو مخرج مقرر ہو جیسا کہ آگے آگے اور
بعضوں کے نزدیک الف کا مخرج اقصیٰ خلق ہو اور اوسط خلق سے دو حرف
نکلتے ہیں ح اور ادنیٰ خلق سے دو حرف عخ اور تھ میں اس مخرج ہیں اور
انچارہ حرف اُسے نکلتے ہیں پہلا مخرج ق کا اقصا زبان اور اقصیٰ اوپر کے
تالو کا اقصا یعنی شکم کی طرف دوسرا مخرج ح کا اقصا زبان اور اقصیٰ اوپر کے
تالو کا تھوڑا سا قاف کے مخرج سے اوپر کی طرف یعنی شکم کی طرف بہت کڑی سے مخرج ج
بسی کا رہا ہے درمیان اور اوپر تالو کے در سے چوتھا مخرج ص کا زبان کے
کناری اور تھ کے کچ سے اور دانتوں گری لے پاس سے اور اس حرف کو دونوں طرف
سے پڑھ سکتے ہیں مگر بائیں طرف سے بہت آسان ہو اور نقل ہے حضرت امیر مومنین
عمر اور عثمان اور علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے کہ یہ صاحبین و نون طرف سے

خوب ادا کرنے غور اور بعضوں نے کہا کہ اسکے ادا کرنے کے وقت جیسا ہے کہ ہنڈ پر سکن پڑے یا نچو آن مخرج ل کا آخر زبان یعنی زبان کی نوک کے پاس سے اور اوپر کے تالو سے چھٹا مخرج ن کا زبان کے نر اور اوپر کے تالو کے نیچے سے اور اوپر کے تالو کے پاس اور دماغ سے تالو ان مخرج مرکا زبان کے سر اور بر کے دانتوں کے اندر سے اور مخرج اٹھکا نون کے مخرج کے پاس سے اٹھو آن ن ذت کا زبان کے سر اور اوپر کے دانتوں کی چر سے نواں مخرج ط ذت کا زبان کے سر کی تیری یعنی زبان کی نوک اور اگلے دانتوں کے کنارے یعنی بازو سے دسواں مخرج ش ص نما کا زبان کی نوک اور اگلے دانتوں کے درمیان سے اور ہونٹ میں دو مخرج ہیں جڑاں سے چار حرف نکلتے ہیں پہلا مخرج ف و کا نیچے کے ہونٹ کے اندر اور اوپر کے دانتوں کے کنارے سے دوسرا مخرج ب م کا دونوں ہونٹوں کے بیچ میں سے اور دماغ میں ایک مخرج ہواں سے دو حرف نکلتے ہیں ن اور یہ نون اور زم دماغ سرکب نکلتے ہیں جب سکون اور اخفا کی حالت میں ہوں فصل سو طھوین بیان میں حرف کی رعایت کرنے کے یعنی اسکے نگاہ رکھنے کا بیان کہ اپنے مقام سے ادا ہوا ب جانتا جیسے کہ دو قسم ہی چلی اور خفی لحن کہتے ہیں اعراب جو کہنے کو یا لفظ میں اسکی اصل سے کچھ زیادہ کم کرنے کو اور لحن خفی کہتے ہیں حرف کے مخرج چھوڑنے کو اسطرح کہ حرف اپنے مخرج سے نہ ادا ہو تو قاری کو چاہیے ت اور ص میں اور ذال اور ضا اور غن اور ظ میں اور ث اور ج اور ط میں اور

ح اور کہ میں اور ق اور خ میں فرق کرے تاکہ انکے خارج آپس میں نہ جھڑکنا
 اور دوسرے میں بات کا خیال رکھے کہ جہاں دو حرف ایک مثل کے
 آوین خواہ وہ دونوں ایک لفظ میں ہوں مگر متحرک ہوں مانند فتح فہد
 کے خواہ دو لفظ میں مانند قطیع علی کے تو ایسے مقام میں چاہیے کہ ایسا
 پڑے کہ وہ غام نہ ہو جادے یا دوسرے سے ایک گرنہ جادے اور اسکا بھی
 خیال رکھے کہ جہاں دو حرف ایسے آوین کہ جبکا تخرج پاس پاس ہو مانند
 الکاء ہاء اور قطع خاء کے تو انکو جدا جدا کر دے اور ہمزہ کو خوب
 ادا کرے اور قاریوں نے کہا ہے کہ ہمزہ کے ادا کرتے وقت چاہیے کہ نہ
 پہچاؤں اور جہاں ہمزہ مفتوح ایک کلمہ میں آوین مانند اذکر قصدا اور
 لا اکتو کے تو چاہیے کہ ہمزہ کو بخوبی ادا کرے کہ کسست نہ ہو جہاں فائدہ
 ہے دو ہمزہ دو کلمہ میں آوین پہلا مفتوح ہو اور دوسرا کسور تو پہلے ہمزہ کو شیل
 الف کر نیکی جطیح فتحی الخ اور اگر ہمزہ کسور ہو تو شیل یا سے کر نیکی جطیح
 جالینوع الا اور اگر وہ ہمزہ مضموم ہو تو شیل واو سے کر نیکی جطیح سوع
 احوالہم اور شیل لغت میں سئل اور آسان کرے کو کہتے ہیں ب
 جب پر حرف کے پہلے آوے تو ایسی کوشش کرے کہ باریک و زارک ادا
 جیسا بطل اور بقی اور بقی اور البصرت کے ادا کرتے وقت یہ خیال
 رکھے کہ دال ہو جادوی خاص کہ جو وقت کہ ماکن ہو مانند ثقلت کے
 اگر ت پر حرف کے بعد آوے مانند کوک و مسک طائر ائصلے کے تو اسو
 مقام میں خوب خیال رکھے ایسا ہو کہ وہ بھی پر ہو جادے اور اگر ت

ساکن کے بعد سہ یاں یاں آوے مانند فیرۃ مثلاً اکانف لہم فتنۃ
 کے تو خوب ادا کرے اور ت کو ک ضعیف یعنی بہت بھلا کا حرف ہر جہاں
 ہو تو خوب رعایت کرے ادا کرین خاص کر جب اسکو بعد اسکے پاس کے مخرج کا
 حرف آوے مانند کینتم کینتم کینتم کینتم کینتم کینتم کینتم کینتم
 ضعیف ابراہیم حینث کینتم کے تب خوب ادا کرے اور اظہار کر کے
 پڑھے ج کو نگاہ رکھنا چاہیے تاکہ شاہ شہین یا زائے فارسی یعنی نگر کے
 نہو جاوے علی الخصوص جبکہ ساکن ہو اور بعد اسکے ت یا ذ یا د یا ر
 یا س یاں یا یا آوے جسطح یحییون اجک مر مجذ ود احوہ
 رجس تجری احوہنا و جہنم ح کو نحوئی حلق کے درمیان سے ادا کرنا
 چاہیے تاکہ نہو جاوے اور اگر اسکے بعد حرف استعمال کا آوے تو خوب
 خیال کر کے ادا کرے جسطح احبط حصص الفیخ کو نحو خیال رکھے
 جملین ہوا و رخ اور میں مل نہ جاوے یعنی اسین عین اور قاف
 کی بوند آوے د کے ادا کرنے میں خوب خیال رکھنا چاہیے تاکہ فتنہ
 جادے خاص کر جب س کے بعد آوے مانند وائس دجو کے اور اگر
 د ساکن ہو اور بعد اسکے ت یا ج یاں یا ذ آوے تو اسکو نحوئی ادا
 کرے اور زبان کو ذرا سا لیٹا دے جسطح یورد ثواب اللہ نیافد جمل
 و جملہ ک کتب بعض ذکر رحمت سر باتک د ساکن جب ت یاں کو لیکر ہو
 تو نحوئی ادا کرے جسطح تبد ثقتا اخذنا سا کو ایسا ادا کرے کہ اسکی صفت
 کی نہ جاتی رہے یعنی نہ میں جو سخت گراں کی یعنی وہی آواز نکلتی ہو وہ جائے یا

پر بھی ہوا اور وصف تکرار کی بھی باقی رہے خاص کہ جب شد ہو جس طرح
 الیٰہ فی صفت کو خوب خیال رکھئے کہ جس سے نہ مل جاوے خاص کر
 کہ حیثیت کہ ساکن ہو اور بعد اس کے ت باج یا د یا ن یا ق یا ل یا ن آوے
 بطرح کہ آؤ شتو غر حاکمہ تزد نہی و شرتک سرتا قاسر کی لیز بقوناک
 میں اکثرین میں کو خوب ادا کرنا چاہیے تاکہ مشابہ نہ باض کی ہو جاوے
 خاص کر جب میں ساکن ہو اس کے بیات یا ت یا ج یا ط یا ن آوے جس طرح
 تسلیحون مستقیم المسلمات یسترون الحسنى من کو چاہیے کہ خوب
 ادا کرے تاکہ ج یا ن ہو جاوے خاص کر جب ساکن ہو جس طرح یسترون ص
 کو گاہ رکھنا چاہئے تاکہ کی بونہ آجاوے و مانہ حر صلتہ اعلیٰ لب الجنتہ
 کے خاص کر جب کہ اس کے بعد د آوے جس طرح اخلدی یصلک مراد و صراط
 کی لفظ کو خوب ادا کرے جہین یمنون حرف براد اہون من کو کہ سب حرفوں
 زبان پر شکل ہو چاہیے کہ خوب ادا کرے تاکہ مشابہ نہ یا ذ یا ن کے ہو جاوے
 خاص کر اس طرح کی لفظ میں القص کھڑک فمون اضطر یعین الی
 بد بعض ذلویہ بحر و اخضض یغضض ط کو جو سب حرفوں میں بر آوے
 خوب نگاہ رکھنا چاہیے تاکہ مشابہت کے ہو جاوے خاص کر جہان
 کہیں کہ سین ادرت کے درمیان ہو وری مانہ بسطت کی یا اس کے
 پہلے ت مانہ افسطمخون کے یا اس کے بعد ت آوے مانہ احاطت
 اور فطرت اور قسط طبر اور بسطت اور احطت ایسی لفظوں میں چاہیے
 کہ ایسا پڑھے کہ باوجود ادغام کی ط اطلاق (اور استعمال کی صفت بھی باقی ہو)

ت کے تسفل اور جس کی صفت کا خیال رکھے فائدہ اطباق استعلا
 و تسفل کے منسے قریب ہر صفت حروف کی فصل بین بیان کر نیکی نہ کو
 خوب نگاہ رکھے کہ جس اور ہر کی بوند آوے خاص کر جبوقت کہ اسکے بعد
 ت ہو وے مانند او حطت کے بغ کو پر نہ پڑنا چاہیے اور اگر اسکے
 بعد آوے تو ایسا ادا کرے کہ ادغام نہ ہو جائے جس طرح فاعل
 غیر اگر مشدو ہو تو خوب ادا کرے مانند یک عَوْنِ یَدْعُ کے ج کو
 نگاہ رکھنا چاہیے تاکہ خ یاق کی بوند آجائے خاص جبوقت کہ ساکن
 ہو جس طرح یَعْلُو وَاَسْتَخْفِرُ غیر المغضوب وَلَا تَنْعِ قُلُوبُنَا ضِعْفًا
 کو ابھی طرح ظاہر کر کے پڑے تاکہ نہ اور پچھے نہ ہو جائے خاص کر جبوقت
 کہ اسکے بعد م یاب ہو مانند تَلَقَّفَ مَا صَنَعُوا اَنْ يَّخْفِتَ لَكَ
 ق کو ایسا ادا کرنا چاہیے کہ ایسی صفت استعلا کی بجائے یا وے اور
 غین کی بوند آجائے اور کات کے شاہ نہ ہو جائے خاص کر جبوقت کہ اسکے
 بعد کات آوے مانند خاق کل شیء کے ک کو نگاہ رکھنا چاہیے کہ نہ ہو جائے
 خاص کر جبوقت دو کات آوین مانند شہر کل کے یا اسکے بعد حرف ہر
 آوے تب بھی خوب لحاظ سے ادا کرے جس طرح اِسْتَكْرَكَ کو بار یکساں
 نازک ادا کرنا چاہیے خاص کر جس مقام میں کہ حرف استعلا کے پاس
 آوے جس طرح ظَلَّ ضَلَّ بَضَلَّ الصَّوْءُ اخْتَلَطَ يَسْلُطُ هَجَلُ لَلَّ
 شَغَلْ اور مانند جَعَلْنَا قُلُوبَنَا قُلُوبًا نَعْمُ هَلَّ تَعْلَمُ غَلَطَ مَلَجَا بَلَّ
 سَاءَ اَحْلَلَّ چاہیے کہ خوب لحاظ سے ادا کرے کہ لام صاف نکلے م

کو ایسا ادا کرے کہ برہنہ جاوے خاص کہ جبوقت کہ اسکے بعد برہنہ آوے
جسطرح مَحْصَدٌ مَرَضٌ مَّا اللہ کو چاہیے کہ محافظت کرے جسمیں برہنہ
جاوے خاص کہ جبوقت کہ ساکن ہو اسوقت خوب لحاظ کریں کہ اخفا
ہو جاوے بلکہ زبان پر ادا ہووے جسطرح الْعَالَمِیْنَ یَوْمَتُون کو
مقام پر اخفا ہو کیونکہ یہ مقام اخفا کا نہیں ہے اخفا کا مقام تو اور
ہے جیسا کہ گذر چکا و مضموم یا مکسور ہو تب اسطرح محافظت کرے
جسین خوب ادا ہو جسطرح تَفَاوَتْ وَجْهَةٌ لَا تَسْأَلُ الْفَضْلَ خَامِ کہ
کہ دو واؤ اکٹھا آوین اسوقت خوب محافظت کرے جاننا چاہیے کہ اکٹھا
ہو نا دو واؤ کا پانچ طرح پر پہلے یہ کہ پہلا واؤ ساکن ہو اور دوسرا متحرک
اور حرکت ماقبل پہلے واؤ کی اسکے موافق ہو یعنی ضمہ ہو تو اس جگہ ادغام
کرنا چاہیے جسطرح اَوْ وَاَوْ نَوْحٌ اَوْ وَتَضَرُّ و دوسری یہ کہ پہلا واؤ ساکن
ہو اور ماقبل اسکا مضموم ہو چاہیے کہ ایسے مقام میں دونوں ہونٹھ کو
ملاوین جسمیں واؤ درست ادا ہو اور اظہار بھی کرے جسطرح اَمَنُوا وَعَمَلُوا
اور اسطرح اُس واؤ کو بھی ادا کرے جو ہائے ضمیر کے بعد آوے سبکو
ملانے میں اور ملانے کے معنی گذر چکے جسطرح فَاتَّبَعْنَا لَہٗ ذُرِّیَّتَنَا
تکسیر سے یہ کہ پہلا واؤ متحرک ہو اور دوسرا ساکن اور حرکت پہلے
واؤ کی اسکے موافق ہو یعنی پہلے واؤ کو جو متحرک ہو مضموم ہو جسطرح وَ
وَسِرَّحِ یٰلَیْقُوْنَ دَاوُودَ اسیے مقام میں بھی دونوں واؤ کو خوب
زیر چوتھے یہ کہ دونوں واؤ متحرک ہوں جسطرح وَوَجَدَاکَ وَوَضَعَ

فصل ششم میں حرفوں کی صفات کے بیان میں اب جانتا جائیگا
 کہ حرفوں کی جو صفات ہیں تو ہر صفت کی ضد مقرر شدہ کے معنی اولے
 یعنی بعض حرفوں کے واسطے ایک صفت مقرر ہے اور بعض کے واسطے
 اسکی اولیٰ صفت مقرر ہے بتلا بعضے حرفوں کی صفت نرم ہے تو
 بعضوں کی صفت کڑی اور بعضوں کی صفت دبی آواز ہے تو بعضوں
 کی بلند آواز سب کا بیان دل لگا کے منو حرف مہوسہ دس ہیں
 ح ت ج ح ح م ش ص ف لٹ ہ ہس کے معنی لغت میں دبی
 آواز کے ہیں تو ان حرفوں میں چونکہ دبی آواز ہوتی ہے یعنی انکی خارج
 پر انکے ادا کے وقت ٹھہر نہیں سکتا بلکہ سانس جاری رہتی ہے بسبب
 انکی کم زوری کے اسواسطے اسکا نام مہوسہ رکھا گیا اور وہ حرف اس
 ترکیب میں سب جمع ہیں فح تہ شخص سکت اور ضدان مہولہ زور
 کی مہورہ ہے کہ انکے ادا کے وقت انکے خارج پر ٹھہر سکتا ہو اور سانس
 ٹھہر جاتی ہے تو دس مہوسہ ہو کے اور باقی اونیس حرف مہور ہیں آخر
 ج د ذ ز س ز ص ط ظ ع غ ق ل م ن و ی اور جو لکھا ہے کہ اونیس حرف نمی
 ہیں اس میں سے لام الف کل کیا باقی رہے اٹھا بیس اور یہاں حرف مہوسہ
 بٹھے اور پھر اونیس مہورہ تو ہمزہ اور الف کو یہاں جدا کر کے وہ حرف
 ٹھہرایا اسواسطے اولیس ہو رہیں تو اٹھارہ ہی ہو اور وہاں ہمزہ اور
 الف کو ایک ٹھہرایا تھا اور حرف شدیدہ آٹھ ہیں ب ت ج د ط ی لٹ شد
 معنی سختی شدیدہ سخت حرف یعنی وہ حرف کہ جو زور والے ہیں اسکی قوت

کے سبب آواز جاری نہیں ہوتی بلکہ ٹھہر جاتی ہے اور حروف شدیدہ اس ترکیب میں سب جمع ہیں اچھا قحط بکت اور ضد شدیدہ حروفون کی نحو سے یعنی نرم اور وہ ہندوہ حرف ہیں ج س خ د ہا میں ہیں ص ض طع ف و ہ ای اور پانچ حرف ہیں کہ شدیدہ اور نحوہ کی ج میں ہیں س ج ل م ن اس ترکیب میں سب جمع ہیں بن عمار اور حرف مدہ کے تین ہیں اس ترکیب میں سب جمع ہیں و ای اور انکو حرف مدہ کا اس واسطے کہتے ہیں کہ انھیں ہر مدہ ہوتی ہو انکے سوا دوسرے حرف میں نہیں ہوتی اور مدہ کے معنی دلاڑ پڑھنا کیلئے کے پڑھنا اور ضد مدہ کی مقصورہ میں تو ان تین حرف کے سوا سب مقصورہ میں یعنی کیلئے کے نہیں پڑھتے جاتے بلکہ چھوٹی آواز پڑھتے ہیں قصر کے معنی کوتاہ پڑھنا حرف مستعلیہ ساٹ ہیں خ ص ط ض غ ق جیسا کہ اوپر گذر چکا انکو حرف استعلا اس واسطے کہتے ہیں کہ انکے پڑھتے وقت زبان منھ میں اوپر کی طرف بلند ہوتی ہے استعلا کے معنی بلندی کو جانا اور ضد استعلا کی مستقام میں مستقلا کے معنی نیچے ہونے والے کو حرف استعلا کے سوا سب حرف مستقل ہیں اور حرف مطبقہ ج ا ب میں ص ض ط ظ انکو مطبقہ اس واسطے کہتے ہیں کہ انکے پڑھتے وقت زبان اوپر کے ٹالو میں لیتی ہے اور ضد ان حروفون کی منفیہ تو یاتی سب حرف منفیہ ٹھہرے منفیہ کے معنی کشادہ منفیہ اس واسطے نام رکھا کہ انکے پڑھنے میں زبان کشادہ رہتی ہے حروف ضغیرہ تین ہیں س ن م ص ضغیرہ لغت میں چڑے کی آواز کا کہتے ہیں ان حروفون کو ضغیرہ اس واسطے کہتے ہیں کہ انکے پڑھنے وقت منھ

میں ایک آواز ظاہر ہوتی مانبر آواز کھشک کے جسکو ہندی میں گور یا
 کہتے ہیں اور ضد حروف ضفرہ کی جرسید کے ہتھے بڑی آواز تو باقی حروف
 میں بڑی آواز ہی اس واسطے جرسید نام پڑا حرف نفیسی ایک جوش نفیسی کے ہتھے
 نفیسی میں کشادگی اور پھیل جانے کے ہیں نفیسی اسکا نام اس واسطے پڑا
 کہ اسکے پڑھتے وقت ٹھہر میں ایک آواز ظاہر ہوتی ہے اور زبان پر چھتر
 جاتی ہے اور حرف متخرفہ دو میں سال متخرفہ معنی بھرنے والے انکو متخرفہ
 اس واسطے کہتے ہیں کہ پڑھتے وقت یہ حرف اپنے مخرج سے بھر جاتی ہیں لام تو
 اپنے مخرج سے بھر کے نوں کے مخرج کے پاس پہونچتا ہے اور ر اپنے مخرج
 بھر کے لام کے مخرج کے پاس پہونچتی ہے اور حرف را میں صفت تکرار کی بھی ہے
 تکرار کے ہتھے دہرانے اور دوبار کہنے کے ہیں گویا کہ را کے پڑھتے وقت تشریف
 سے معاوم ہوتی ہے اس سبب سے کہ را میں نہایت قوت ہے اور ضد متخرفہ
 کی ثابت ہے یعنی اپنے مخرج پر قائم رہنے والا تو لام اور را کے سوا سب حرف
 ثابت ہیں اور ضد تکرار کی عدم تکرار یعنی تکرار کا نہ منعدم ہونا پس را کے
 سوا سب حرف میں عدم تکرار ہے حرف مستطیل ایک ہر صفت مستطیل
 ہونے دراز اسکو مستطیل اس واسطے کہتے ہیں کہ اسکے ادا کے وقت زبان
 دراز کی طرح جاتی ہے یہاں تک کہ ضد کے مخرج سے لام کے مخرج پاس پہونچتی
 ہے اور ضد مستطیل کی قصر ہی تو ضد کے سوا اور حرف قصرہ ہیں حرف
 ہوائی ایک ہی ہوائی اس واسطے کہتے ہیں کہ اسکے ادا کے وقت حلق سے ہوا
 نکلتی ہے اور اسکو حرف ہوائی بھی کہتے ہیں اس واسطے کہ الف حروف سے نکلتا ہے

حروف منہ اندر لینے یہ حرف ٹخہ میں سے نہیں نکلتا بلکہ حلق کے اندر سے نکلتا ہے
 حرف علت کے چار ہیں و ای ا نکو حرف علت اس واسطے کہتے ہیں کہ انکا
 حال بدلا کر تازی ایک حال سے دوسرے حال پر ہو جاتے ہیں ا نکو کبھی سنا کر
 کرتے ہیں کبھی گرا دیتے ہیں کبھی بدل دیتے ہیں جیسا کہ حرف کی کتابوں
 میں مفصل مذکور ہے اور علما عربیت کے ہمزہ کو حرف علت میں نہیں داخل
 کرتے انکے نزدیک و ای حرف علت کا ہے حرف قلقہ کے پانچ ہیں ہنج
 د ط ق اس ترکیب میں سب جمع ہیں قطب حد بیان قلقہ کا گذر چکا
 پس صفات حروف کی ہو چکی اور صفات حروف کی اور بھی کہی نام ہیں اسکو
 بھی ذکر کرتے ہیں کہ کام آوی حروف طلقہ یعنی جو حلق سے نکلے عہ ح خ ع
 اس ترکیب میں سب جمع ہیں ع ح ع خ اور حرف کہو یہ یعنی جو تالو سے نکلے
 ہیں ق ک اور حرف اسلیہ یعنی جو زبان کے سر سے نکلتے ہیں ص س س
 اور حرف رلقیہ یعنی جو زبان کی تیری یعنی نوک سے نکلتے ہیں ظ ث ذ
 اور حرف شجریہ یعنی جو ٹخہ کے اندر سے نکلتے ہیں ج ح ہ ش اور حرف تشوہ
 یعنی جو سوڑوں سے نکلتے ہیں ر ل ن اور حرف لطیفہ یعنی جو لٹھر کے
 شکم اور تالو سے نکلتے ہیں ط د ت اور حرف خفیہ یعنی جو زبان کے
 کنارے سے نکلتا ہے اور اسکو ضربیہ بھی کہتے ہیں ض ظ اور
 حروف شتویہ یعنی جو ہونٹوں سے نکلتے ہیں م ف ت اور واسطے خوب
 دریافت ہونے حال خارج کے اس جگہ شکل دہان مع مقام
 خارج حرف لکھ دی گئی ہے

صورت الخابج



بیان اوقات کا جو قاری کو ضرور ہیں۔ اس میں وقف کرنا مقدم بننے کے
 ضرور ہو۔ وقف کرنا یا بکرنے کا دو نون جائز ہو۔ وقف کرنا لازم ہو والا مثنیٰ
 کے فرق ہونے سے گنہگار یا کافر ہو گا۔ وقف مطلق کی علامت ہوج۔

وقت کرنا یا گزنا دو لفظوں جائز ہو کر وقت بہتر ہے نہ خیر اس وقت کرنا
چاہیے ص وقت کرنے میں اختیار ہو اگر کرے تو جائز ہو اور ذکر تو بھی جائز
ق بعض کے نزدیک وقت ہو اور بعض کے نزدیک وقت نہیں ہے و قطعہ
سکتہ کی علامت ہو وقت قاری کو گمان ہو وے کہ بیان وصل کرنا
چاہیے سو اسکو ہوشیار کیا جاتا ہے کہ مت وصل کر تھر حاصل وصل کرنے
کی علامت ہو لیکن وصل نہ کرنا بہتر ہے صلی وصل کرنا بہتر ہو سکتہ کو مانا
علامت ہو کہ علامت اس بات کی ہو کہ جو وقت اوپر گذرا یہاں بھی ہو اور
وہ مختصر ہو لفظ نہ لگے اور جبکہ دو علامت ہو وین مان اوپر کی علامت کا
اعتبار ہو نہ بھی کی علامت کا جیسہ اسبکہ جائز کا حکم جاری ہو گا اور یہ طریق

اور سید سوں میں بی جا ہوا
قرآن شریف کی حق لفظوں کی زیر و زبر میں جگہ پریشی سے کفر ہو یا انکار
جاننا چاہیے کہ تمام کلام اقدس میں سترہ مقام ایسے ہیں کہ زبر کی جگہ پر اگر پیش
یا زبر پڑھے اور پس کی جگہ پر سیر یا زبر پڑھے اور زبر کی جگہ پر پیش یا زبر پڑھے
تو کافر ہووے لغو و بابتہ من ذلک اور اس پڑھنے والے کے کفر میں تمام
علماء کا اتفاق ہوا ہے چنانچہ ان مقاموں کی تفصیل لکھ دی تاکہ تلاوت
کر نیوالے اس بلاغ عظیم سے بچیں پہلا مقام سورہ فاتحہ میں اگر اللہ تعالیٰ کی
تا پر پیش پڑھے تو کافر ہووے دوسرا پارہ الم سورہ بقرہ کے ہر کلمہ اگر حق میں
اگر واذ ابتلے ابراہیم سے کہ کی ہا پر فتنہ پڑھے تو کافر ہووے تیسرا پارہ
سورہ بقرہ کے شریکوع میں اگر قل داود جالوت کی دال

در سوره فاتحه
جاشیطان باضم
کب حوت یحوت
لفظ دیگر از
خود آن خون
سفر است دانست
نام نیست و این
کب کو
هکب
کنش کنش
تغی سر

ثانی کو پیش کی جگہ زبر پڑھے تو کافر ہووے جو تھا ملک الرسل سورہ
 بقرہ کے سر۔ رکوع میں اگر واسلہ یضاعف کے عین پر فتح پڑھے تو کافر
 ہووے ۵ بارہ سورہ نسا کے سر رکوع میں اگر کہ بَشْرًا مِّنْ دُونِهَا
 کی ذال پر فتح پڑھے تو کافر ہووے ۶ بارہ ۱۰ سورہ توبہ کی
 ۱۶ رکوع میں اگر اِنَّ اللّٰهَ يُرِیْ مِنَ الشَّرِّ اَکْثَرَ مِمَّا یَحْسَبُونَ کی ہا
 کو کسر پڑھے تو کافر ہووے ۷ بارہ ۵ سورہ بنی اسرائیل کے ۲۔
 رکوع میں اگر وَمَا کَانَ عِدَّتِ بَیْنِہِمْ ذَالِ پر فتح پڑھے تو کافر ہووے
 ۸۔ بارہ ۱۶۔ سورہ طہ کے ۱۶۔ رکوع میں اگر وَعَصٰی اٰدَمَ سَبْعَ
 کی بارہ پیش پڑھے تو کافر ہووے ۵ بارہ ۱۸ سورہ انبیاء کے ۱۶ رکوع
 میں اگر اِنِّیْ کُنْتُ کُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ کی تا کو فتح پڑھے تو کافر ہووے
 بارہ ۱۹ سورہ شعرا کے ۵ رکوع میں اگر لَیْسَ کُوْنُ مِنَ الْمُنْذِرِیْنَ
 کی ذال پر فتح پڑھے تو کافر ہووے ۱۱۔ بارہ ۲۲ سورہ فاطر کے ۱۶۔
 رکوع میں اگر اِنِّیْ اَبْلَغُ اللّٰهِ مِنْ عِبَادِہٖ اَخْلَیْ اَعْرَ کی ہا پر لفظ اَعْرَ
 پیش پڑھے تو کافر ہووے ۲۰۔ بارہ ۲۳ سورہ الصافات کی ۶۔
 رکوع میں اگر وَلَقَدْ اٰمَرْنَا فِیْہِمْ مُّثَلِّسِیْنَ کی ذال پر فتح پڑھے تو کافر
 ہووے ۲۱۔ بارہ ۲۸ سورہ محشر کے ۲ رکوع میں اگر اِنِّیْ خَلَقْتُ الْبَیْضَ
 الْمَصْیُومَ ذَا وَرَیْقَ پڑھے تو کافر ہووے ۱۴۔ بارہ ۱۹ سورہ
 حافہ کے ۲ رکوع میں اگر لَا یَا کُلُّہٗ اِلَّا اِنِّیْ خَاطِیُونَ
 کے ہمزہ پر فتح پڑھے تو کافر ہووے ۵ بارہ ۲۹ سورہ غزل کے

۴۲ رکوع میں اگر فقہے قرعون اگوسون کے نون پر فتح برے
 نو کا فہو ہوئے ۶ پارہ ۲۹ پارہ ۳۰ رکوع میں اگر فی ط
 ط پر فتح برے نو کا فہو ہوئے ۷ پارہ ۳۱ پارہ ۳۲ سورہ والنازعات ۴۲ رکوع
 میں اگر اکت انت مکت ش ذال پر فتح برے نو کا فہو ہوئے

تم زینت القاری لجون الباری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فی الحدیث انه علیہ الصلوٰۃ والسلام سئل کم انزل اللہ تعالیٰ من کتاب
 قال ما تہ اربع کتب منها علی آدم علیہ السلام عشر صحف و علی شیت علیہ السلام
 خمین صحیفہ و علی ادریس علیہ السلام ثلاثین صحیفہ و علی ابراہیم علیہ السلام
 عشر صحیفہ فی ثلاث لیال مضین من شہر رمضان والنورانی علی موسیٰ علیہ السلام
 فی ستہ لیال مضین من شہر رمضان والزبور علی داود علیہ السلام فی ثمان
 عشر لیلہ مضیت من شہر رمضان والانجیل علی عیسیٰ علیہ السلام فی ثلاثہ
 عشر لیلہ مضیت من شہر رمضان والفرقان علی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم فی ستہ لیال مضین من شہر رمضان یقول من عمدة البیان
 تفسیر القرآن ونیز در روایت آمدہ کہ جملہ قرآن شریف بیکبار در ماہ
 رمضان در شب قدر کہ آن در شب است از عشرہ اخیرہ رمضان
 از بارگاہ احدیت از لوح محفوظ بہ بیت المحور بر سائے و بنا نزول یافت از
 وردت بہت و نہ سال بہ پیغمبر خدا صلی علیہ وآلہ وسلم نجما نجما فرود آمدہ
 سیزدہ سال در مکہ معظمہ و نہ سال در مدینہ طیبہ و حق سبحانہ تعالیٰ آنرا بیکبار

تمام و کمال بر دل عمرش منزل رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم عطا فرموده
 بود چنانچه در ابتدای نبشت هرگاه و جبریل علیه السلام وحی می آورد و جناب
 رسالت مآب صلی الله علیه و آله و سلم پیش از آن شروع در تلاوت می فرمود
 او سبحانه تعالی با حبیب خود فرمود و لا یفعل بالقرآن من قبل ان یقضی
 الیک وحیه یعنی تعجیل کن بخواندن قرآن پیش از آنکه ادا کرده شود پس
 قوی آن و نیز بدان اکاران دین و مرز شائسان اهل یقین گوهر مدح است
 همد و آیات و کلمات و حروف قرآن شریف را آنچه بساک بیان آورده و نیز
 بیج اختصار بیان کرده می آید پس تعداد سورت های قرآن شریف بقول یسین
 ثابت یکصد و چهارده منقول است و این قول را جمیع گفته اند و در تعداد آیات
 قرآن مجید اختلاف است نزد کوفیان مروی از اعلی رضی کرم الله وجهه شش
 هزار و دویست و شش است ۶۲۰۶ و نزد بصریان مروی از ابن عباس
 شش هزار و دویست و شانزده است ۶۲۱۶ و نزد شامیان شش
 هزار و دویست و پنجاه است ۶۲۰۵ و نزد مدنیان شش هزار و
 صد و چهار است ۶۲۱۴ و نزد کلبیان شش هزار و دویست و دوازده
 است ۶۲۱۲ و نزد عجمی اند این سواد شش هزار و دویست و هجده
 است ۶۲۱۸ و بحسب اقوال عده شش هزار و شش صد
 و شصت و شش است ۶۶۶۶ و اعداد کلمات قرآن شریف
 نیز مختلف فیه است نزد حمید اعرج هفتاد و شش هزار و دویست و پنجاه
 و نزد عبد الضرین عبد الله هفتاد و هفت هزار و چهار صد و سی و نه رقم

گرفته اند در اعداد حروف در همه قرآن شریف نیز اختلاف بسیار است نزد
عبد المتدین سفود سه لک و سبت و دو هزار و شش صد و هفتاد و حرف
اند و نزد مجاهد سه لک و سبت و یک هزار و یکصد و سبت و یک حرف اند و
اختلاف کلمات حروف و آیات در قرآن شریف اینست که بعضی یک لفظ
را دو کلمه قرار دادند و بعضی یک کلمه بچنین بعضی حرف بشمارد و در یک حرف
قرار دادند و بعضی دو حرف بچنین اختلاف آیات که بعضی مثلاً هفت آیه
در سوره شمار کردند و بعضی هشت آیه کردند پس این اختلاف بین الصحابه
و العلماء صحیح و این مثل اختلاف قرات قرات قرار سیده است که همه صحیح
و از این اختلاف کمی و زیادی قرآن شریف متضمن نخواهد شد و الله اعلم
بالصواب فقط و اعلم ان الاستعاذه ادب الله تعالی ادب بهرانی
لَقَوْلِهِ تَعَالَى فَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ
الرَّجِيمِ و بسم الله بر قول متاخرین مذہب حقیقه صحیح است که بسم الله بر اول
سور آیتی است از قرآن اترات للفصل بین السور پس استعاذه مستحب
است و واجب نیز گفته اند و استعاذه امامان هفت قرائع تلاوت و بعضی
اعوذ که از هفت قرار منقول است نوشته میشود از امام نافع مدنی بر حجت الله
علیه این است اَعُوذُ بِاللَّهِ الْمَلِكِ الْمُعِينِ الْمُبِينِ مِنَ الشَّيْطَانِ
الْمُعِينِ الْكَافِرِ الْمُرِيدِ الرَّجِيمِ عَنْ اِمَامِ ابِي كَثِيرٍ كُنِيَ الْبَاسْمِي رَحِمَهُ اللهُ عَلَيْهِ
اَعُوذُ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ عَنْ اِمَامِ حُصَيْنِ السَّوْطِي
والبوعمر ولد وری امام الحرمین والعراق والشام رضی الله تعالی عنهم

سایه
باز در سوره است
وصل سبزه از زبان
و الله اعلم
الکافیه ای جان
قارعه فاطمه جون
حاجه نسیه
قمن حسن
واقعه بابا

اعوذ بالله العظیم من الشیطان الرجیم ان الله هو السميع العليم
 من الشیطان الرجیم ان الله غفور الرحیم عن امام ابن کثیر مکی و امام
 مدنی رضی الله عنهما اعوذ بالله الشیطان الرجیم انه هو السميع العليم
 عن امام حمزه رضی الله عنه استعیذ بالله من الشیطان الرجیم ان
 الله السميع العليم عن امام حمزه کوفی رحمه الله فاستعیذ بالله من
 الشیطان الرجیم و الجنار لكل متابر رحمهم الله تعالی اعوذ بالله
 من الشیطان الرجیم پس استعاذه بقرات قرآن شریف بنظم ظاهر
 و لایب آیت فاذا قرأت القرآن فاستعذ بالله من الشیطان
 الرجیم ضرور است ان الله بصیر بالعباد فامده ختم فی شوق یعنی
 و من من در قرات قرآن شریف با شوق است بدین ترتیب است روز چهارشنبه
 فاتحه تا سوره مائده که پنج جزو یا و بالا میشود روز شنبه از مائده تا یونس پنج جزو
 یونس یکشنبه از یونس تا بنی اسرائیل با و کم چهار جزو میشود روز دوشنبه از بنی
 اسرائیل تا سوره شعر چهار جزو یا و بالا میشود روز سه شنبه از شعر تا الصفات
 صفات چهار جزو میشود روز چهارشنبه از الصفات صفات سه و نیم
 جزو میشود روز پنجشنبه از ق تا آ ح که چهار جزو یا و بالا میشود بخواند و بعد
 بجای سوره مائده سوره نسا گفته اند و گفته بشوق بانون روا
 کرده اند دیگر ختم احزاب است فاطمه عن و یعنی روز جمعه
 از فاتحه تا سوره انفصام بخواند و شش جزو یا و بالا میشود روز شنبه
 از انفصام تا سوره یونس که پنج و نیم جزو است بخواند روز یکشنبه

از سورہ یونس تا سورہ طہ کہ با و کم بہار جزو میشود در روز دوشنبہ از طہ تا سورہ
عنکبوت کہ بہار جزو یا و بالا میشود بخواند روز سہ شنبہ از عنکبوت تا سورہ
زمر کہ سہ جزو یک رکوع میشود بخواند روز چهار شنبہ از زمر تا سورہ واقفہ کہ سہ
جزو سہ رکوع کم میشود بخواند روز پنج شنبہ از واقفہ تا آخر کہ دور رکوع کم شد نیم جزو میشود و بخواند

تمام شد در سالہ عمدۃ القرآن

واسطے حاصل کرنے تو اب کے دو خطبے کہ جامع حمد سورہ قرآن شریف ہیں
اس مقام پر لکھے گئے اگر بعد تلاوت قرآن شریف پُر حاکرے تو اب بہت ہوگا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَفْتَحَ بِکَلِمَاتِ الْکِتَابِ کَلَامَ مَنَہُ الْعَدِیْمِ وَ اَوْ
دَعٰ فِی الْبَقَرَةِ وَالْاَنْعَامِ وَالنِّسَاءِ اَحْکَامَ الْفَحْلِیْلِ وَالنَّحْلِیْنِ
وَاَمَدَ لِمَنْ تَرٰ بَیْنَ بَیْنِ مَائِدَةٍ قُرْبِیْہِ وَ جَعَلَ الْاَنْعَامَ مِنْ اَنْعَامِہِ وَ
فَضَّلَہُ الْعَمِیْمِہِ وَ رَفَعْنَا عَنْہُ الْاَعْرَافَ فَمِنْدَا اِخْتَصْنَا بِالْاَنْعَامِ
الْقَنَائِمِ وَقَبِلَ تُوْبَہُ مَنْ اَنَا لَا یَقْلِبُ سُلَیْمِہِ وَ اِنْفِخَا بِوَسْلِیِّ وَ حُودَ
وَبُوسَیِّ وَ اَنْزَلَ رَعْدًا اَنْحُوْبَ عَنْ اَبْرَہِیْمَ وَ نَشَرْنَا الْجَبَّارِیْنَ
تَلَا الْفَحْلَ وَ اَیَّدَہَا بِالْاَنْعَامِ سَلِّیْلِ وَ اَنْخَبَرَ عَنْ اَصْحَابِ الْکَنْہِ
وَالرَّقِیْمِ وَ نَشَرْنَا عِیْسٰی بْنِ مَرْیَمَ بِاَنِّہُ طَیِّبٌ اِمَامٌ اَلْاَنْبِیَاءِ عَلَیْہِمْ
السَّلَامُ وَ السَّلَامُ وَ فَرَضَ الْحَجَّ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَ عَدَا اَهْلَ بَیْتِہِ
الْفَرِیْقَانِ وَ هَدٰیہُ الْمُسْلِمِیْنَ وَ اَعْمَرَ الشَّعْرَیْنِ عَنْ مَعَارِضِہِ
وَ کَانُوْا عَدَدَ التَّمَلُّکِ وَ کُلٌّ فِی صَلَاحٍ لِّہِ الْبَیْہِیْمِہِ وَ قَصَصَ الْقَصَصَ عَلَیْہِمْ

عَسَيْتَ الْعَلَكُوتُ عَلَى غَايَةِ وَأَمِنْ بِهِ الْعَرَبُ وَالرُّومُ وَفَاتِ
 لَقَمَانِ الْحَاكِمِ فَلَمْ يَسْلُجْ لِلَّهِ فِي كُلِّ سَلْجَةٍ إِذْ هَرَمَ لَهُ الْأَحْزَابُ
 وَسَبَّاحِيَالِ الْمَشْرِقِينَ وَكَانَ قَاطِبًا كُلِّ أَفَّاكٍ أَنْبِيَاءِ فُسَيْحِيَانِ مَنْ
 مَدَّ لَيْسَ بِالْطَّقَاتِ فَحَصَادِ شَرَّهِ الْأَعْدَاءُ بِتَأْيِيدِ ذِي الطُّوَلِ إِلَهَ
 إِلَّا هُوَ الْغَرِيْبُ الْحَاكِمُ وَإِيْدَا يَقُومُ فَصَلَّتْ سَيُوفُهُمْ قَابِ الْمَشْرِقِ
 وَكَانَ أَمْرُهُمْ شَوْرَى بَيْنَهُمْ فَانْطَلَوْا نَزَحَتْ الْحَاكِلِيَّةُ وَدُخَانُ
 الشَّرِّكَ وَافَلَ الْقَدِيمُ وَإِذَا كَانَتِ الرُّسُلُ جَاءَتْهُ فِي أَحْقَابِ
 الْحَشْرِ سِبَالِ حَمْدِنَا الشَّفَاعَةِ مَعَ الْفَحِّ الْمُسَيِّبِ وَالْفَضْلِ الْعَظِيمِ
 وَكَشَرَ تَحْقِيراتِ الْكَافِرِينَ بِكُلِّ قَافٍ اشْرَكَ وَنَصَرَ بِالذِّارِيَّاتِ
 وَفَضَّلَ عَلَى صَاحِبِ الطُّورِ مُوسَى الْكَلِيمِ وَالنَّجْدِ إِذْ هَوَى إِلَهُ
 مَشَقَّ لَهُ الْقَهْرُ الْوَحْشَ لِيَعُودَ الْمُحْلِصُونَ بِالْعِزِّ وَالْكَرِيمِ وَإِيْدَا فِي كُلِّ
 وَاقِعَةٍ سِيَّاسِ الْحَيْدِ فَقَطَعَ بِالْمُجَادَلَةِ قُلُوبُهُمْ وَجَعَلَ لَهْزِي الْحَشْرِ
 الْعَذَابِ إِلَّا لِيَوْمِهِ وَأَوْقَعَ الْأَمْتَحَانَ فِي صَفْهِهِ كُلِّ جُمُعَةٍ وَالْمَنَافِقُونَ
 بِالْغَبَابِ وَالْمُجْزِي الْعَظِيمِ وَأَحْلَى الطَّلَاقَ وَالْمَحْرُومَ مَالِكِ الْمَلَكِ
 وَالْفَضْلِ الْحَمِيمِ مَنْ جَعَلَ أَمْرًا بَيْنَ الْكَافِ وَالنُّوِّ الْحَاقَةِ كَمَا أَنَّهُ
 مِنْ نَسَالِ عَشْرِهَا بِالتَّفْهِيمِ وَأَنْزَلَ نُوحَ إِلَى قَوْمِهِ وَعَسَى الْأَنْسُ
 وَابْنُ يَدِ غَوَاةٍ أَمْرًا مَلِّ الْمُدَّتِ الْمَسِيحِ عَنْ قِيَامَةِ الْإِنْسَانِ
 وَالْمُرْسَلَاتِ بِالنَّبَا الْعَظِيمِ الْمَوْجِعِ فِي النَّاسِ عَاتٍ مِنْ
 عَسَى عَلَيْهِمْ مَتَا كَوَسْرَتِ شَمْسِ الْكُفْرِ وَالْفُطْرَتِ قُلُوبِ

الْمُطْفِئِينَ وَمَنْ لَمْ يَزِنْ بِالْقِسْطِ الْمُسْتَقِيمِ فَأَوْدَاهُ سَمُ
 إِذَا انْشَقَّتِ السَّمَاءُ ذَاتِ الْبُرُوجِ وَظَهَرَ الطَّارِقُ بِأَمْرِ الْعَلِيِّ
 الْأَعْلَى الْمَدْبُورِ الْمُحْكَمِ هَبْ أَلَا لَيْتَ نَفْسُهُمُ الْفَكَاشِيَةُ
 إِذَا طَلَعَ فَحَبْرُ الصِّدْقِ لِمَنْ إِلَى اللَّهِ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ وَظَهَرَتْ
 الْمُتَّقِينَ فِي الْبَلَدِ شَمْسُ الْإِيمَانِ وَاخْتَفَى لَيْلُ الشَّرِّ وَالْبُيُوتِ
 فَلَهُ الْجَمَلُ أَذْكَمُ الْخَمْسِ وَالْوَسْرُ وَالصَّلَاةُ عَلَى سَائِرِ
 مَنْ اخْتَصَتْ بِشَرَحِ الصِّدْقِ وَالْوَصْفِ الْجَمِيلِ وَالْخَلْقِ
 الْعَظِيمِ وَأَقْسَمُ بِالَّتَيْنِ أَنَّ أَكْمَلَ الْمَخْلُوقَاتِ
 مِنْ عَلِيٍّ وَشَرَفَهُ وَأَمْسَتْ بَلِيَّةُ الْقَدْرِ لِمَنْ يَدِيدُ
 الْعَجْزَ وَالنَّعْظِيمِ وَلَوْ يَكُنُ الَّذِينَ كَثُرُوا مِنْ
 أَهْلِ الْكِتَابِ وَالْمُشْرِكِينَ مُنْعَكِينَ عَنْهُ بَلْ نَرُوهُ
 كَهْفَ بَالْعَادِيَاتِ الْفَتَّارِ عَنِ لِكْلِ مَلِيحٍ وَلَبِ
 يَغْنِ عَنْهُمْ التَّكَادُّرُ فِي الْعَصْرِ وَوَيْلٌ لِكُلِّ هَمَزَةٍ كَاصِحَا
 الْفَيْلِ وَكَفَّارِ قُرَيْشٍ وَمَانِعِ الْمَاعُونِ مِنْ مَا وَعَدَ مِنَ الْعَذَابِ
 الْأَلِيمِ فَجَلَّ مَنْ أَعْطَى الْمُصْطَفَى نَهْرَ الْكَوْثَرِ غَمِيمَةً الْمُؤْمِنُونَ
 وَمَنْعَهُ الْكَافِرُونَ وَأَيَّدَهُ عَلَيْهِمُ بِالْقَصْرِ قَتَبَتْ أَيْدِي
 كُلِّ كَفَّارٍ أَشِيدَ وَلَمْ يَنْزِلْ إِلَّا خَلَاصُ الْأَمْنِ مِنْ بَرَابِ
 الْفَلَقِ وَالنَّاسِ وَاتَّبَعَ هُدَاهُ وَصِرَ طَا الْمُتَّقِينَ وَمَتَّ كَلِمَةً
 رَبِّكَ صِدْقًا وَعَدًا لَا يُبَدَّلُ كَلِمَاتِهِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

صَدَقَ اللَّهُ الْكَرِيمُ الَّذِي افْتَحَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ سُورَةَ الْبَقَرَةِ
 لِيَتَّخِذَ مِنْ آلِ عِمْرَانَ رِجَالًا وَسَاءَ وَفَضْلُهُمْ تَفْضِيلًا وَمَدَن
 مَا يُؤَدُّ أَكْثَامَ فَضْلِهِ وَرَزَقَهُ لِيَتَعَرَّفَ أَهْلُ الْأَعْرَافِ إِذْ قَالَ
 الْكَرِيمُ وَفَضْلِهِ عَلَى أَهْلِ النَّبِيِّهِ مِنْ خَلْقِهِ وَجَعَلَ يُونُسَ فِي
 بَطْنِ الْحُوتِ سَبِيلًا وَأَيُّهُ هُوْدًا مِنْ كَذِبِهِ وَحُزْنِهِ
 كَمَا خَلَصَ يُونُسَ مِنْ بَيْتِهِ وَسَجَّجَهُ وَيَسْلُجُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهِ
 وَالْمَلَائِكَةُ مِنْ خِيفَتِهِ وَاتَّخَذَ اللَّهُ أَبْرَاهِيمَ خَلِيلًا ثُمَّ جَعَلَ مُحَمَّدًا
 الْخَلِيْلَ شَرَابًا فَخْتَلَفَا الْوَانَةَ وَأَوْحَى إِلَيْهَا يَحْفَى لُطْفُهُ سُبْحَانَهُ وَتَحَدَّ
 مِنْهُ كَهْمًا مُشِيدًا أَبْنِيَانَهُ وَأَوْحَى إِلَى مَرْيَمَ فَمَثَلَتْ لَهَا مَثَلًا شَرًّا
 سَوِيًّا وَفَضَّلَ طَهًا عَلَى سَائِرِ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَبَّ
 الْمُصُونِ وَبِالْحَمْدِ وَالْعُمْرَةِ وَالْكِتَابِ الْمَكُونِ فَتَدْعَاهُمْ
 الْأَسْلَامُ فَتَدْعَاهُمْ الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ اتَّخَذُوا نُورَ الْقُرْآنِ دَلِيلًا
 وَصَدَقَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى
 آلِهِ الَّذِينَ عَجَزَتْ الشُّعْرَاءُ عَنْ بَعْضِ وَصْفِهِ وَشَهِدَ
 الْقُلُوبُ بِرِسَالَتِهِ وَبَعْتِهِ وَبَيَّنَ قِصَصُ مَدَنَاتِ مَكِّيهِ
 وَنَجَّحَتْ أَعْيُنُ ثَبُوتٍ عَلَى بَابِ الْعَارِ سِتْرًا مَبْشُورًا وَ
 مَلَأَ قُلُوبَ الرُّومِ مِنْ عُبَا مِنْ شِدَّةِ يَاسِهِ وَغُرْنِهِ وَفَقَنَ

لَهُمَّ أَنْ الْحِكْمَةَ مِنْ بَعْضِ عِلْمِهِ وَحِكْمَهُ وَهَدَى أَهْلَ السَّيْئَةِ إِلَى
الْإِسْلَامِ بِأَنْبِيَاءِهِ وَهَزَمَ الْأَكْثَرَابَ وَسَاءَ أَهْلَهُ وَأَخَذَ بِهِمْ أَخْذَ وَبِيلٍ
وَلَقَبَهُ فَأَطْرَأَ السَّمَوَاتِ بَيْسٌ وَنَهْدَ حِكْمَهُ فِي الصَّافَاتِ وَبَيَّنَّ
صَادِحِدُ قَدَمِهِ بِأَظْهَارِ الْمُعْجَزَاتِ وَفُشِّرَتْ رُؤُوسُ الْمُنْشَرِكِينَ
بِالْآيَاتِ الْبَيِّنَاتِ وَصَبَّ عَلَى أَقْوَامِهِمْ وَهَجْرُهُمْ مُحَمَّدٌ
بِحَبِيلِهِ فَانْكَرُوا لِقُدُّهِ وَأَسْبَلُوا وَغَايِرُهُ غَايِرُ الدُّنْيَا مَا تَقْدُمُ
مِنْ دِينِهِ وَمَا تَأْخَرُ وَفُصِّلَتْ بِرِقَابِ الْمُشْرِكِينَ لِمَا كَانَ أَمْرُهُمْ
شُورَى بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ وَتُرْخِصَتْ لَهُ الْبُحْدَةُ فَانْ
تَفَيْتَ يَوْمَ تَنَاقَى السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ وَتَرَى كُلَّ أُمَّةٍ جَانِثَةٍ لَهَا
أَنْذَارُ أَهْلِ الْأَحْقَافِ فَحَمْدُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَآلِهِمَا
وَسَلَامٌ فَلَمْ يَفْتَدِ إِلَى السَّلَامِ سَبِيلًا وَأَذَلَّ لِلدِّينِ كُفْرًا بِأَهْلِ
الْكِتَابِ لِسُنْدَةِ الْقِتَالِ وَأَفْرَأَ بِالْقَائِمِ الْمُبِينِ وَعَمَّرَ حُجْرَاتِ خَوَابِهِ
الْقُلُوبِ شُورَى إِيْمَانٍ وَقَاتِ إِسْلَامِهِ أَحَاطَ الْعِلْمُ بِالذَّارِقَاتِ
الْمُطَيَّبَةِ بِرِذَاحِ الْهَدَايَةِ وَالْأَذْيَانِ وَكَلَّمَ اللَّهُ مُوسَى عَلَى
جَبَلِ الطُّورِ وَأَفْتَرَقَ نَجْمُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَبَّلَهُ
فَأَفْتَرَقَ بِهِمْ سَاعَةَ الشَّرِّ وَالشَّقَّ الْقَمَرُ فَأَوْقَعَ الْوُجُوهُ
وَأَقَعَتِ الصَّلَمُ عَلَى بَسَاطِ النُّورِ فَتَحَبَّبَ الْحَدِيدُ مِنْ تَنَدُّبَاتِ
الْحِجَادِلَةِ فِي أُمَّتِهِ وَلَكِنَّهُ وَعَدَ فِي الْخَشْرِ بِأَخْسَ مُقِيلًا وَاجْتَنَّةً
فِي صِفَةِ الْأَنْبِيَاءِ وَصَلَّى بِهِمْ إِمَامًا فَنَى تِلْكَ جَمْعَةً

وَمَلِكْتُمْ قُلُوبَ النَّاسِ فَفَقِينٌ مِنَ النَّاسِ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ وَأُولَئِكَ سَبِيلُهُمْ
مَنْ فِي تَبَارَكَ فَسَبِّحْهُ مَنْ أَغْطَاكَ الْمَلَكُ وَعَلَّمَكَ الْقَلَمَ وَرَأَى الْقُرْآنَ
مَنْ تَبَيَّنَ وَكَمْ لِلْحَاقَّةِ يَوْمَئِذٍ آسَاطِلُ إِذَا سَأَلَ سَائِلٌ بِعَذَابٍ وَاقِعٍ لِبَنِيكَ
دَافِعٍ وَمَنْجَى لِقَوْمٍ مِنْ غَرَقِ الطُّوفَانِ وَأَنْتَ لَهَا تَحَكُّمٌ مَنْ أَلْحَبَتْ
فَيْسَمَعُونَ الْقُرْآنَ وَاحِياً لِيَذَرَهُ مُرْكَوفاً وَيُسْجَدُوا أَفَ أَوْحَى إِلَيْهِ يَا أَيُّهَا
الْمُرْسَلُ قُلْ هُوَ الْقِيلُ إِلَّا قَلِيلًا وَكَمْ لِلْإِنْسَانِ أَثْمَارُ يَوْمِهِ مَا يَقْتَرِفُ مِنْ شَفَعِهِ عَلَى
الْآلِ نُسُكٍ إِذَا أُرْسِلَ الْمُرْسَلُ مَسَلَاتٍ تَجْرِي دُمُوعُهُمْ هَتَاكِ السَّحَابِ
عَوَيْتُمْ سَاءَ لَوْ أَنَّ أَهْلَ الْكِبَارِ وَرَوَّافَتُهُمْ مِنَ النَّاسِ رَحَاتٍ إِذْ عُلِّسَ
مَا لَكَ عَلَيْهِمْ وَتَلَا هُمْ الْعَذَابَ الْكَبِيرَ وَكَوْنُ فِي الشَّمْسِ
وَأَنْفِطَرَتِ السَّمَاءُ وَسَيَّرتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ كَثِيبًا مَهِيدَةً
فَوَيْلٌ لِلْكَافِرِينَ إِذَا انْشَقَّتِ السَّمَاءُ وَكُويت ذَاتُ الْبُرُوجِ وَطَرِقَ
طَارِقُ الْبُصُوفِ يَنْفُخُ الْفَيْفَةَ وَتَجَلَّى الْمَلِكُ الْأَعْمَلَى الْفَضْلُ أَنْفَاسُهُ
فَيَوْمَئِذٍ لَا فُجْرًا وَلَا أُنْجُسًا وَلَا بَلَدًا وَلَا لَيْلًا وَلَا ظِلًّا ظِلِيلًا وَلَا ظُلُمًا
لِلْمُضِلِّينَ الْبَظْمُ عِنْدَ انْشِرَاحِ صُدُورِهِمْ إِذَا شَهِدُوا
وَالَّتِي وَاللَّيْلِ يَنْتَوُونَ وَتِلْكَ الْأَنْهَارُ الْأَشْجَارُ أَتَمَّهَا
وَسُجُودًا وَشُكْرًا وَالْيَزِيدُ بِيَمِينِهِ وَقِيلَ إِسْمَاعِيلُ رَبِّكَ الَّذِي
خَلَقَ هَذِهِ النُّعْمَ لَا تَحْلِلْ هَذِهِ الدَّارَ إِلَّا أَنْ تَكُونُوا
بِالْقُدْرَةِ وَتَبْسُلَ إِلَيْهِ تَبْيِلًا وَكَوَيْلًا الَّذِينَ كَفَرُوا يَوْمَ
الْزُلَّةِ مِنْ تَنَافُعٍ وَلَا حِمْدٍ لِي وَكَيْفَ تَقُومُوا لِلْيَانَةِ كَالْعَامِيَا

إِلَى سُورَةِ الْحَمْدِ كَيْلٍ بِهِ فَتَمَرَّةُ الْعَذَابِ إِلَّا إِلَهُمُ فَيَقَالُ لَهُمْ
 أَلَمْ كُفِّرُوا عَنْ ذُنُوبِهِمْ أَمْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ قَوْلٌ لِلَّهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
 الْفَيْلُ مِنَ النَّاسِ لَا تَهْمُكُمْ كَذِبُكُمْ وَتَسْبِيحُكُمْ قَالَتْ قَرْنُكُمْ
 مَا آمَنُوا مِنْ خَوْفِ الْحَشَى أَرَأَيْتَ الَّذِي يُكَذِّبُ بِالذِّبِّ
 كَيْفَ يَطْرُدُ عَنْ قَهْرٍ الْكُفْرَ وَخَيْرَ الْكَافِرِينَ وَتَسْبَعُوا إِلَى الشَّرِّ
 وَتُسَبِّحُ الْقَرَارُ وَجَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ الْمُبِينُ وَتَبَّتْ يُدَى الْأَرْضِ
 حَيْثُ كُفِرُوا فَتَحْنُ مَوْرَةَ الْأَخْلَافِ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ مِنْ
 شَرِّ مَا خَلَقَ وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَمَا وَسَّوْهُ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ
 النَّاسِ مَلِكِ النَّاسِ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ الَّذِي يَسْتَكْبِرُ
 وَسُبْحَانَ اللَّهِ بُرْهَانًا وَأَصِيلًا وَصَدَقَ مُحَمَّدٌ الْبَشِيرُ الْبَلَدِيُّ
 وَالسَّراجُ الْمُبِينُ الْمُطَهَّرُ الظَّاهِرُ وَالْقَمَرُ الْزَّاهِرُ أَبُو الْقَاسِمِ مُحَمَّدٌ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كُلَّمَا حَسَدَ مَا يَزِيحُ وَكَفَيْلُ

خاتمة الطب

أحمد زینت و آئینه کبری رساله مجموعہ زینت القاری شعر بیانیات قرار ت
 کلام باری مطبع طشی نو کشور صاحب سی آئی ای واقع کانپور
 بسریستی عالی جناب معنی القاب طشی پراگ نرائن صاحب
 بھار گودام اقبالہ الگ مطبع باہو ستمبر ۱۹۳۵ء تیسری مرتبہ چھپا

اصح بحار كمال الدين جلدین کامل
 کاغذ کینا و لایح -
 از ادب السبیل - الی النجدة بسبیل
 مطبوعه سنه ۱۲۸۵ عیسوی -
 و الاصل الخیرات ترجم فارسی مع نقشه
 خواص اسامی حسنی
 علماء الخیرات با ترجمه اردو -

کتاب نفیہ تشریف

الوالمکرم - شرح مختصر وقایہ -
 فتح القدرین تکملہ نتائج الافکار کامل چار
 جلدی شرح ہدایہ - در شش جلد کامل
 در مختار - فی شرح تنویر الابصار یکجائی
 کامل چار جلدین مطبوعه سنه ۱۲۸۵ ع -
 ہدایہ مع الکتابہ - چار جلدین کامل
 ایضاً - جلد اول و ثانی مطبوعه سنه ۱۲۸۵ ع
 ایضاً - جلد ثالث مطبوعه سنه ۱۲۸۵ ع
 قضاوی قاضی خان ہر چار جلد
 کامل دو جلدین مصنف امام حسن بن محبوب
 قاضی خان بہت مقبول و متداول ہے
 مستخلص الخصال شرح کنز الدقائق

فہرست کتب

یعنی شرح کنز الدقائق - شرح کنز الدقائق
 در جلدین آخرین -
 مختصر وقایہ بخشی -
 جامع الرموزہ - شرح مختصر وقایہ -
 لامعہ - ہاشیئہ شرح وقایہ مصنفہ ملا احمد
 رضا کتاب البیوع و کتاب المصایب بخشی جدید
 برجندی شرح مختصر وقایہ -
 شرح وقایہ مع رسالہ دائرہ مہندیہ جلدین
 ایضاً - کلان مع حاشیہ طینی و ہر احاشیہ
 چرخا ہوا -
 ذخیرۃ العقبی - حاشیہ شرح وقایہ عمدہ
 البضاۃ فی مسائل الرضاۃ -
 ہدایہ عربی - بخشی جدید کامل چار جلد
 ین مطبوعه سنه ۱۲۸۵ ع -
 ایضاً - جلدین اولین بمبادات ین
 ایضاً - جلدین آخرین بمعاملات ین
 کنز الدقائق بخشی - مصنف عبدالعزیز
 قدوری بخشی -
 شرح الیاس - دو جلدین کامل -
 مختصر نافع فقہ - مذہب امامیہ

مذائیہ المذابیہ -
اشباہ النظائر شرح حموی //

کتب متفرقات دینیہ

تذکرۃ المعاد -
فتوح الحرمین منظوم مع نقوش
کاغذ سفید کندہ -

ایضاً - کاغذ رسمی خانی -
ہفت کاشاکے قلیل -
تحقیق الانساب -

رسالہ قاضی قطب -

تذکرۃ المحبہ -

خصائل السعادت مطبوعہ

طیبر الاسلام -

تبیان فی احکام الدخان -

روضۃ الشہداء -

کربلا کے معنی - مضمون کرنامہ

کاغذ سفید چکنا -

ایضاً - کاغذ رسمی خانی -

شرح اورد و فتحیہ مع شرح دعاات

و خلاصہ اورد -

حج المکمل سنی دعوات احرارہ
کاغذ خانی رسمی -

میزان الفرقان -

انقوش معظمہ - داغ مروریہ

خاتم باطنی -

شرح سفر السوادہ بر سناء عبد الرحیم

مجموعہ اورد و ذالک خیال معنی

جو اہل القرآن مہتمم مطبوعہ

رسالیہ تنبیہ الانسان - درخت

و حرمت جانوران مطبوعہ شفا

شواہد النبوة

معارج النبوة -

مدارج النبوة دو جلدین کامل -

ایضاً - جلد اول -

ایضاً - جلد دوم -

اسرار محبت -

دوا الشفا جدید شرح نفیدہ

مطبوعہ شفا

جامع طبیبی - حالات حضرت پیر علی

السلام یعنی پیدائش و زندگی و وفات